# تحریک جدید کی تشریح

(رقم زدہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

۱۔ دوست اچھی طرح سمجھ لیں کہ چندہ کی نئی تحریکیں جن کی میزان ساڑھے ستائیس ہزار بنتی ہے۔ اور جن کا مطالبہ گزشتہ خطبات میں جماعت سے کیا گیا ہے صرف پہلے سال کے لئے ہیں۔

۲۔ یہ تحریکات نئے سرے سے تین سال تک پہلا سال ختم ہونے پر دوبارہ شائع ہوتی رہیں گی۔ صرف فرق یہ ہوگا کہ آئندہ دو سالوں میں ساڑھے بائیس ہزار سالانہ کی تحریک کی جائے گی۔

۳۔ جنھوں نے اس سال چندہ دیا ہے یا اس کا وعدہ کیا ہے وہ مجبور نہیں ہوں گے کہ آئندہ سالوں کی تحریکات میں ضرور حصہ لیں یا اتنا ہی حصہ لیں۔ جتنا اس سال لیا ہے۔ بلکہ ان کے اخلاص اور ان کی اسوقت کی مالی حالت پر منحصر ہوگا۔

۴۔ بہر حال اسوقت جو دوست چندہ لکھوا رہے ہیں یا لکھوائیں گے وہ اسی سال کا چندہ ہوگا۔ نہ کہ تینوں سالوں کا۔ اس لئے جو دوست قسط وار چندہ کی رقم پوری کرنا چاہیں ان کی قسطیں پہلے بارہ ماہ کے اندر ختم ہو جانی چاہئیں۔ اور جو یکمشت دیں وہ سمجھ لیں کہ انھوں نے پہلے سال کی تحریک کا چندہ دیا ہے۔ نہ کہ تینوں سالوں کا۔

مرزا
محمود احمد
خلیفۃ المسیح

## احمدی نوجوانو!

(از میر اللہ بخش صاحب تسنیم)

افق سے نکلا سحر کا تارا
نہ ہوگا سستی سے اب گذارا
اٹھو جوانو! اٹھو خدارا
کہ وقت کا ہے یہی اشارا
امام نے ہے تمھیں پکارا

اٹھو اب اے احمدی جوانو
حریم کعبہ کے پاسبانو
اٹھو محمد کے پہلوانو
چلو کہ ہے امتحاں تمہارا
امام نے ہے تمھیں پکارا

مسیح موعود کے دلیرو
اٹھو اٹھو ہاتھ منہ پہ پھیرو
اٹھو نیستان دیں کے شیرو
کہ سر سے پھر کفر نے ابھارا
امام نے ہے تمھیں پکارا

تو نہ گوشہ نشیں جوانو!
مجھے ہے پورا یقیں جوانو
جری جوانو حسیں جوانو!
کہ فتح آخر ہے حق ہمارا
امام نے ہے تمھیں پکارا

گھٹائیں ظلمت کی چھا رہی ہیں
صدائیں طغیاں کی آ رہی ہیں
ہوائیں محشر اٹھا رہی ہیں
مگر ابھی دور ہے کنارا
امام نے ہے تمھیں پکارا

نکل کھڑے ہو تو منہ نہ موڑو
نفاق کے بت تمام توڑو
نشان تک کفر کا نہ چھوڑو
خدا نگہبان ہو تمھارا
امام نے ہے تمھیں پکارا

اٹھو دعاؤں کے تیر لے کر
عزیمت بے نظیر لے کر
یقین سے پُر ضمیر لے کر
کرو مسخر جہان سارا
امام نے ہے تمھیں پکارا

خدا کے جنکو ہیں پیار سارے
ہوں حق کی رہ میں نثار سارے
نکل کے دیوانہ وار سارے
دکھا دو اخلاص کا نظارا
امام نے ہی تمھیں پکارا

زمین پر پھیل جاؤ نکلو
کمر ارادہ کی کس کے نکلو
بغل میں قرآں دبا کے نکلو
نہ لو بہانوں کا اب سہارا
امام نے ہی تمھیں پکارا

جہاں کو پیغام آشتی دو
ضیافت عام آشتی دو
شراب جام دوام آشتی دو
جہاد ہے بس یہی ہمارا
امام نے ہے تمھیں پکارا

یہ فکر سود و زیاں عبث ہے
عبث ہی سب [illegible] عبث ہے
یہ بزدلی یہ گماں عبث ہے
کہ ہے حقیقت سب آشکارا
امام نے ہے تمھیں پکارا

اٹھو کہ تسنیم جا رہا ہے
چلو تمھیں بھی بلا رہا ہے
خدا سے توفیق پا رہا ہے
چلو خدارا اٹھو خدارا
امام نے ہے تمہیں پکارا

## کس کس رقم سے تحریک جدید میں شمولیت کیجا سکتی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے)

۱۔ چار تحریکات ہیں۔ دو کے لئے سو سو۔ اور دو کے لئے پچاس پچاس کی رقم آسودہ حال لوگوں کے لئے مقرر ہے۔ پس جو شخص کم سے کم حصہ پوری مقدار پر لینا چاہے یا لے سکتا ہو۔ اسے تین سو روپیہ یا اس سے زائد پہلے سال کی تحریکات میں چندہ دینا چاہیئے۔

۲۔ جو شخص اسقدر توفیق نہ رکھتا ہو۔ وہ سو روپیہ کسی ایک مد میں چندہ دے کر باقی مدات میں تھوڑی تھوڑی رقم دیکر ساری تحریکات کے ثواب میں حصہ لے سکتا ہے۔

۳۔ تیسرے درجہ پر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سو روپیہ سب تحریکات میں دیدے۔

۴۔ جو لوگ آسودہ حال نہیں یا جن کی موجودہ حالت اچھی نہیں۔ وہ سو سے کم بھی چندہ دے سکتے ہیں یہ لوگ اگر پورا حصہ لینا چاہیں۔ تو یوں لے سکتے ہیں کہ دس دس کی دو دو تحریکات میں۔ بیس بیس اور پانچ پانچ دونوں تحریکوں میں دس دس کی رقوم ادا کریں۔ یہ ساٹھ روپیہ ہوا۔ اس سے کم توفیق والے دوست ہر تحریک میں دس دس اور پانچ پانچ دے کر تیس روپیہ کی رقم سے اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔

۵۔ جو لوگ سب تحریکوں کے ادنیٰ درجہ میں شامل نہ ہو سکیں۔ وہ تین یا دو یا ایک میں بھی حصہ لے سکتے ہیں یعنی خواہ دونوں دس دس اور دونوں پانچ پانچ والیوں میں سے کوئی سی تین یا دو یا ایک چن کر اس میں شامل ہو جائیں۔

۶۔ قادیان کے غربا اسطرح بھی کرتے ہیں [illegible] اکٹھے دس [illegible] سپاہی پانچ [illegible] دیکھتے۔ تو دس دس پانچ پانچ مل کر ایک روپیہ یا آٹھ آنہ ماہوار ہر ماہ میں قرعہ ڈال [illegible] ہیں اور اس کی رقم قرعہ والے کے نام جمع کرا [illegible] ہیں۔ لیکن ان لوگوں کے لئے اسوقت نام اور رقم لکھوانا ضروری ہے۔

(مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح)

## تحریک چندہ میں حصہ

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی [illegible]

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تحریک جدید [illegible] بہت سے دوستوں نے سمجھ [illegible]

(۱) بعض خیال کرتے ہیں کہ مالد[illegible] ہے جس نے روپیہ جمع رکھا ہوا ہو [illegible] مسلمانوں میں شاذ ہوتا ہے۔ جو شخص [illegible] میں ہے وہ اپنے رب کے پاس [illegible] اور اپنے کوئی دست پائے گا۔ [illegible] نے اسے نعمت دی اور اس نے شکر [illegible]

۲۔ بعض خیال کرتے ہیں کہ جب [illegible] کرینگے تو ہم حصہ لکھا[illegible] کہ اگر ان کی جماعت کے کا[illegible] نے سب تحریک کو دبا رہے ہیں [illegible] سامنے کافی نہ ہوگا۔ ہر مومن خدا تعالیٰ کے سامنے خود ذمہ دار ہے [illegible]

۳۔ جماعتوں کو عادت ہے کہ وہ اکٹھا چندہ بھجواتی ہیں اس لئے جو کارکن جماعت [illegible] مشترکہ فہرستیں نہ بھجوا سکیں ان کا دیانت دارانہ فرض ہے کہ جماعت میں اعلان کر دیں [illegible] یہ کام نہیں کرنا جس نے بھجوانا ہو براہ راست بھجوا دے۔ ہم جماعت کی اکٹھی لسٹ نہیں بھجوانی چاہ[illegible]

۴۔ بعض آسودہ حال اسراف کی عادت کیوجہ سے بڑی قربانی نہیں کر سکتے۔ وہ لوگوں سے شرم [illegible] تھوڑا حصہ بھی نہیں لیتے۔ یہ شرم انھیں اور بھی زیادہ نیکی سے محروم کرے گی۔ (۵) کوئی دوست اس چندہ کو [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸ رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸

THE ALHAKAM WEEKLY QADIAN,

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد (الہام مسیح موعود)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا

# الحکم

دور جدید

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیسے دیگر آدمے دیگر

**مدیر اعلیٰ**
شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

**مدیر مسئول**
شیخ محمود احمد عرفانی
(مجاہد مصری)

**چندہ سالانہ**
والیان ریاست سے ما؍
امراء و رؤسا سے ۵
معاونین سے عہ؍
عوام سے صہ؍
ممالک غیر سے ۱۲؍

**مدینۃ المسیح**
قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷ ، ۱۴ ، ۲۱ ، ۲۸ کو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے

قیمت فی پرچہ ۲؍

جلد ۳۷ | ۱۳/۲۰ رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ مطابق ۲۱/۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء یوم جمعۃ المبارک | نمبر ۴۶/۴۷

## دارالامان کا ہفتہ

**حضرت** امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح [illegible] اللہ بنصرہ کی طبیعت اب اچھی ہے۔ احباب کرام حضور کے متعلق ہمیشہ دعاؤں کو جاری رکھیں

**حضرت** صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بھی [illegible] کی نسبت اچھے ہیں۔ مگر ابھی تک باہر تشریف لانے [illegible] نہیں ہوئے احباب دعاؤں کو جاری رکھیں۔

[illegible] نا جلال الدین صاحب شمس نے ۱۸ دسمبر سے [illegible] میں قرآن شریف شروع کر دیا ہے آپ ابھی دس [illegible] دن دیں گے۔

[illegible] روز سے ابر آلود ہے۔ سردی بڑھ گئی ہے۔ کبھی [illegible] ہلکی سی بارش ہو جاتی ہے

**[illegible] طبیعت** حضرت مفتی محمد صادق صاحب و جناب سید زین العابدین ولی اللہ [illegible] کی طبیعت ناساز ہے احباب ان بزرگان [illegible] کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

**[illegible] عطاء اللہ شاہ بخاری** ۱۵ تاریخ کو قادیان سے جناب ایڈیٹر صاحب [illegible] جناب مولوی فضل الدین صاحب وکیل۔ و جناب [illegible] ایم اے بی ٹی اور خاکسار شیخ [illegible] گئے اسی روز واپس آ گئے [illegible] عطاء اللہ شاہ کی تقریر دل آزار [illegible] انگیز تھی

**[illegible] کلب** منصور سپورٹس کلب نے ابھی حال میں ضلع گورداسپور [illegible] ٹورنامنٹ میں شاندار طریق فٹ بال کپ [illegible] ہے اور اسی طرح دو سپیشل انعامات بھی حاصل کئے ہیں

منصور سپورٹس کلب نے ایک ششماہی میں قادیان ۱۲ میچ کھیلے جن میں ۱۰ میچوں میں کامیابی حاصل کی قادیان سے باہر چار میچ کھیلے جن میں سے تین میں کامیابی حاصل کی۔ یہ ریکارڈ شاندار ہے ہم اس پر کلب کو مبارکباد دیتے ہیں

**طلباء مدرسہ احمدیہ** مدرسہ احمدیہ کے طلباء نے سٹیج کے لئے ایک ہزار شہتیری جو اسٹیج کے لئے درکار تھی شہر سے جلسہ گاہ تک پہنچائی۔ ان کے ساتھ ان کے استاد بھی شریک تھے۔ یہ جذبہ قابل قدر ہے۔

### ولادت

یہ خبر بھی خوشی سے پڑھی جائیگی کہ جناب مفتی فضل الرحمان صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ نے ایک اور فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اسے عمر دے۔ خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔

### درخواست دعا

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد بدوملہی کے تایا مولوی غلام رسول صاحب جو پرانے صحابی ہیں سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(سید احمد علی مولوی فاضل)

## الحکم کے اجراء پر

### حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ کا اظہار مسرت بذریعہ مکتوب مبارک

**مکرمی شیخ صاحب!** السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم کرکے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ الحکم کو پھر جاری کرنے لگے ہیں۔ اللہ تعالیٰ برکت دے اور اس ارادہ کی تکمیل کے سامان پیدا کردے۔ (آمین ثم آمین)۔

الحکم سلسلہ کا سب سے پہلا اخبار ہے اور جو موقع خدمت کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری زمانہ میں اسے اور بدر کو ملا ہے وہ کروڑوں روپیہ صرف کرکے بھی اور کسی اخبار کو نہیں مل سکتا۔

میں کہتا ہوں کہ الحکم ظاہری صورت میں زندہ رہے یا نہ رہے لیکن اس کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔ سلسلہ کا کوئی [illegible] کام اس کا ذکر کئے بغیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ تاریخ سلسلہ کا حامل ہے۔ لیکن دل یہی چاہتا ہے کہ الحکم جس کا نام ہی بتا رہا ہے کہ ابتدائی ایام سے سلسلہ کے افراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا درجہ سمجھتے تھے اپنی ظاہری صورت میں بھی زندہ رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی نسل کو اس کی خدمت کی توفیق دیتا رہے۔ اللّٰھم آمین

خاکسار

**میرزا محمود احمد**

(خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

[illegible] اخبار الحکم [illegible] قادیان دارالامان سے شائع ہوا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸

THE ALHAKAM WEEKLY QADIAN,

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد (الہام مسیح موعود)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا

# الحکم

دور جدید

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر اعلیٰ
شیخ یعقوب علی تراب احمدی
عرفانی

مدیر مسئول
شیخ محمود احمد عرفانی
(مجاہد مصری)

چہ گویم باتو گر آئی بہ دار قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

چندہ سالانہ
والیان ریاست سے ۔۔۔ ۵۰ روپے
امراء و رؤساء سے ۔۔۔ ۲۵
معاونین سے ۔۔۔ ۱۰
عوام سے ۔۔۔ ۵
ممالک غیر سے ۔۔۔ ۱۲ روپے

مدینۃ المسیح
قادیان دار الامان سے
ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸
کو بفضلہ خدا کے فضل اور رحم
کے ساتھ شائع ہوتا ہے

یمت فی پرچہ ۲

جلد ۳۷ | ۱۳؍۲۰ رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ مطابق ۲۱؍۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء یوم جمعۃ المبارک | نمبر ۴۶/۴۷

## دار الامان کا ہفتہ

**حضرت** امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح
ہ اللہ بنصرہ کی طبیعت اب اچھی ہے۔ احباب کرام
حضور کے متعلق ہمیشہ دعاؤں کو جاری رکھیں

**حضرت** صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بھی
پہلے کی نسبت اچھے ہیں۔ مگر ابھی باہر تشریف لانے
قابل نہیں ہوئے احباب دعاؤں کو جاری رکھیں۔

**درس** ۔۔۔ نا جلال الدین صاحب شمس نے ۱۸ دسمبر سے
ں قرآن شریف شروع کر دیا ہے آپ بھی دس
پاروں کا درس دیں گے۔

**موسم** کئی روز سے ابر آلود ہے۔ سردی بڑھ گئی ہے۔ کبھی
کبھی ہلکی سی بارش ہو جاتی ہے

**ناسازی طبیعت** حضرت مفتی محمد صادق صاحب
وجناب سید زین العابدین ولی اللہ
شاہ صاحب کی طبیعت ناساز ہے احباب ان بزرگان
دین کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

**مقدمہ عطاء اللہ شاہ بخاری** ۱۵ تاریخ کو قادیان سے
جناب ایڈیٹر صاحب
الفضل جناب مولوی فضل الدین صاحب وکیل۔ وجناب
فی عبد اللہ صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی اور خاکسار شیخ
مود احمد عرفانی شہادت دے کر اسی روز واپس آ گئے
ہادتوں میں بتلایا گیا کہ عطاء اللہ شاہ کی تقریر دل آزار
ور سخت اشتعال انگیز تھی

**منصور سپورٹس کلب** منصور سپورٹس کلب نے
ابھی حال میں ضلع گورداسپور
یک ٹورنامنٹ میں شاندار طریق فٹ بال کپ
ے اور اسی طرح دو سپیشل انعامات بھی حاصل کئے ہیں

منصور سپورٹس کلب نے ایک ششماہی میں قادیان
۱۲ میچ کھیلے جن میں ۱۰ میچوں میں کامیابی حاصل کی
قادیان سے باہر چار میچ کھیلے جن میں سے تین
میں کامیابی حاصل کی۔ یہ ریکارڈ شاندار ہے ہم اسپر
کلب کو مبارکباد دیتے ہیں

**طلباء مدرسہ احمدیہ** مدرسہ احمدیہ کے طلباء نے سٹیج
کے لئے ایک ہزار اشتہری
جو اسٹیج کے لئے درکار تھی شہر سے جلسہ گاہ میں
پہنچائی۔ ان کے ساتھ ان کے استاد بھی شریک تھے۔ یہ جذبہ
قابل قدر ہے۔

### ولادت

یہ خبر بھی خوشی سے پڑھی جائیگی کہ جناب مفتی فضل الرحمان صاحب
کے ہاں اللہ تعالیٰ نے ایک اور فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے
اللہ تعالیٰ اسے عمر دے۔ خادم دین بنائے اور والدین
کے لئے قرۃ العین ہو۔

### درخواست دعا

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد بدوملی کے تایا مولوی غلام رسول
صاحب جو پرانے صحابی ہیں سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی
صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(سید احمد علی مولوی فاضل)

## الحکم کے اجراء پر

### حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ کا اظہار مسرت بذریعہ مکتوب مبارک

**مکرمی شیخ صاحب!** السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ الحکم کو پھر جاری کرنے لگے ہیں۔ اللہ تعالیٰ برکت دے اور اس ارادہ کی تکمیل کے سامان پیدا کر دے۔ آمین ثم آمین۔

الحکم سلسلہ کا سب سے پہلا اخبار ہے اور جو موقع خدمت کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری زمانہ میں اسے اور بدر کو ملا ہے وہ کروڑوں روپیہ صرف کر کے بھی اور کسی اخبار کو نہیں مل سکتا۔

میں کہتا ہوں کہ الحکم ظاہری صورت میں زندہ رہے یا نہ رہے لیکن اس کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔ سلسلہ کا کوئی مؤرخ اس کے کام اس کا ذکر کئے بغیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ تاریخ سلسلہ کا حامل ہے۔ لیکن دل یہی چاہتا ہے کہ الحکم جس کا نام ہی بتا رہا ہے کہ ابتدائے ایام سے سلسلہ کے افراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا درجہ سمجھتے تھے اپنی ظاہری صورت میں بھی زندہ رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپکی نسل کو اس کی خدمت کی توفیق دیتا رہے۔ اللّٰھم آمین

خاکسار

**مرزا محمود احمد**

(خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

... اخبار الحکم ... قادیان دار الامان سے شائع ہوا

# تحریک جدید کی تشریح

(رقم زدہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

۱۔ دوست اچھی طرح سمجھ لیں کہ چندہ کی نئی تحریکیں جن کی میزان ساڑھے ستائیس ہزار بنتی ہے۔ اور جن کا مطالبہ گزشتہ خطبات میں جماعت سے کیا گیا ہے صرف پہلے سال کے لئے ہیں۔

۲۔ یہ تحریکات نئے سرے سے تین سال تک پہلا سال ختم ہونے پر دوبارہ شائع ہوتی رہیں گی۔ صرف فرق یہ ہوگا کہ آئندہ دو سالوں میں ساڑھے بائیس ہزار سالانہ کی تحریک کی جائے گی۔

۳۔ جنھوں نے اس سال چندہ دیا ہے یا اس کا وعدہ کیا ہے وہ مجبور نہیں ہونگے کہ آئندہ سالوں کی تحریکات میں ضرور حصہ لیں۔ یا ضرور اتنا ہی حصہ لیں۔ جتنا اس سال لیا ہے۔ بلکہ ان کے اخلاص اور ان کی اسوقت کی مالی حالت پر منحصر ہوگا۔

۴۔ بہر حال اسوقت جو دوست چندہ لکھوا رہے ہیں یا لکھوائینگے وہ اسی سال کا چندہ ہوگا۔ نہ کہ تینوں سالوں کا۔ اس لئے جو دوست قسط وار چندہ کی رقم پوری کرنا چاہیں ان کی قسطیں پہلے بارہ ماہ کے اندر ختم ہو جانی چاہئیں۔ اور جو پیمنٹ دیں وہ سمجھ لیں کہ انھوں نے پہلے سال کی تحریک کا چندہ دیا ہے۔ نہ کہ تینوں سالوں کا۔

مرزا
محمود احمد
خلیفۃ المسیح

# کس کس رقم سے تحریک جدید میں شمولیت کیجا سکتی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے)

۱۔ چار تحریکات ہیں دو کے لئے سو سو۔ اور دو کے لئے پچاس پچاس کی رقم آسودہ حال لوگوں کے لئے مقرر ہے۔ پس جو شخص کم سے کم حصہ پوری مقدار پر لینا چاہے یا لے سکتا ہو۔ اسے تین سو روپیہ یا اس سے زائد پہلے سال کی تحریکات میں چندہ دینا چاہیئے۔

۲۔ جو شخص اسقدر توفیق نہ رکھتا ہو۔ وہ سو روپیہ کسی ایک مد میں چندہ دے کر باقی مدات میں تھوڑی تھوڑی رقم دیکر ساری تحریکات کے ثواب میں حصہ لے سکتا ہے۔

۳۔ تیسرے درجہ پر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سو روپیہ سب تحریکات میں دیدے۔

۴۔ جو لوگ آسودہ حال نہیں یا جن کی موجودہ حالت اچھی نہیں۔ وہ سو سے کم بھی چندہ دے سکتے ہیں یہ لوگ اگر پورا حصہ لینا چاہیں۔ تو یوں لے سکتے ہیں کہ دس دس کی دو دو تحریکات ہیں۔ بیس بیس اور پانچ پانچ دونوں تحریکوں میں دس دس کی رقوم ادا کریں۔ یہ ساٹھ روپیہ ہوا۔ اس سے کم توفیق والے دوست ہر تحریک میں دس دس اور پانچ پانچ دے کر تیس روپیہ کی رقم سے اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔

۵۔ جو لوگ سب تحریکوں کے ادنےٰ درجہ میں شامل نہ ہو سکیں۔ وہ تین یا دو یا ایک میں بھی حصہ لے سکتے ہیں یعنی خواہ دونوں دس دس اور دونوں پانچ والیوں میں سے کوئی سی تین یا دو یا ایک چن کر اس میں شامل ہو جائیں۔

۶۔ قادیان کے غربا اسطرح بھی کر رہے ہیں [illegible] اکٹھے دس [illegible] سلسلہ پانچ [illegible] دیکھتے [illegible] دس پانچ پانچ [illegible] مل کر ایک [illegible] یا ۲۶ آنہ ماہوار ہر ماہ میں قرعہ ڈالتے ہیں اور اسی کی رقم قرعہ [illegible] والے کے نام جمع کرا [illegible] ہیں۔ لیکن ان لوگوں کیلئے بھی اسوقت نام اور رقم لکھوانا ضروری ہے۔

(مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح)

# احمدی نوجوانو!

(از میر اللہ بخش صاحب تسنیم)

افق سے نکلا سحر کا تارا
نہ ہوگا سستی سے اب گزارا
اٹھو جوانو! اٹھو خدارا
کہ وقت کا ہے یہی اشارا
امام نے ہے تمھیں پکارا

اٹھو اب اے احمدی جوانو
حریم کعبہ کے پاسبانو
اٹھو محمد کے پہلوانو
چلو کہ ہے امتحاں تمہارا
امام نے ہے تمھیں پکارا

مسیح موعود کے دلیرو
اٹھو اٹھو ہاتھ منہ پہ پھیرو
اٹھو نیستانِ دیں کے شیرو
کہ سر ہے پھر کفر نے ابھارا
امام نے ہے تمھیں پکارا

تو نہ گوشہ نشیں جوانو!
مجھے ہے پورا یقیں جوانو
جری جوانو! حسیں جوانو!
کہ فتح آخر ہے حق ہمارا
امام نے ہے تمھیں پکارا

گھٹائیں ظلمت کی چھا رہی ہیں
صدائیں طوفاں کی آ رہی ہیں
ہوائیں محشر اٹھا رہی ہیں
مگر ابھی دور ہے کنارا
امام نے ہے تمھیں پکارا

نکل کھڑے ہو تو منہ نہ موڑو
نفاق کے بت تمام توڑو
نشاں تک کفر کا نہ چھوڑو
خدا نگہباں ہو تمہارا
امام نے ہے تمھیں پکارا

اٹھو وہ جاؤ نئے تیر لے کر
عزیمت بے نظیر لے کر
یقین سے پُر ضمیر لے کر
کرو مسخر جہان سارا
امام نے ہے تمھیں پکارا

خدا سے جنکو ہو پیار سارے
ہوں حق کی رہ میں نثار سارے
نکل کے دیوانہ وار سارے
دکھا دو اخلاص کا نظارا
امام نے ہی تمھیں پکارا

زمین پہ پھیل جاؤ نکلو
کہ مہر ارادہ ہی آؤ نکلو
بغل میں قرآں دبا کے نکلو
نہ لو بہانوں کا اب سہارا
امام نے ہی تمھیں پکارا

جہاں کو پیغامِ آشتی دو
ضیافتِ عام آشتی کا دو
شرابِ جامِ آشتی دو
جہاد ہے بس یہی ہمارا
امام نے ہے تمھیں پکارا

یہ فکر سود و زیاں عبث ہے
عبث ہی سب کچھ یہاں عبث ہے
یہ بندگی یہ گماں عبث ہے
کہ ہے حقیقت عجیب آشکارا
امام نے ہے تمھیں پکارا

اٹھو کہ تسنیم جا رہا ہے
چلو تمھیں بھی بلا رہا ہے
خدا سے توفیق پا رہا ہے
چلو خدارا اٹھو خدارا
امام نے ہے تمہیں پکارا

# تحریک جدید چندہ جات میں حصہ لینے والے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے)

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تحریک جدید کے چندوں کو بہت سے دوستوں نے سمجھا نہیں۔

(۱) بعض خیال کرتے ہیں کہ [illegible] ہے جس نے روپیہ [illegible] مسلمانوں میں [illegible] ہیں ہے۔ [illegible] اور اپنے [illegible] نے اسے بغیر [illegible]

۲۔ بعض خیال کرتے ہیں کہ [illegible] کریگے تو ہم حصہ [illegible] کہ اگر ان کی جماعت کے [illegible] نے سبب تحریک کو دبا [illegible] سامنے کافی نہ ہوگا۔ ہر مومن خدا تعالیٰ کے سامنے خود ذمہ دار ہے۔

۳۔ جماعتوں کو عادت ہے کہ۔ وہ اکٹھا چندہ بھجواتی ہیں اسلئے جو کارکن جماعت [illegible] مشترکہ فہرستیں نہ بھجوا سکیں ان کا دیانتدارانہ فرض ہے کہ جماعت میں اعلان کر دیں [illegible] یہ کام نہیں کرنا جس نے بھجوانا ہو براہ راست بھجوا دے۔ ہم جماعت کی اکٹھی لسٹ نہیں بھجوانی چاہیے۔

۴۔ بعض آسودہ حال اسراف کی عادت کیوجہ سے بڑی قربانی نہیں کر سکتے۔ وہ لوگوں سے شرم [illegible] تھوڑا حصہ بھی نہیں لیتے۔ یہ شرم انھیں اور بھی زیادہ نیکی سے محروم کر دے گی۔ (۵) کوئی دوست اپنے چندہ کی تحریک [illegible] دوسرے [illegible] اور [illegible] کارکن یا کارکنوں کی [illegible]

# سیرت المہدی کا ایک ورق

## حضرت سید ناصر شاہ صاحب کی زبان سے

حضرت سید ناصر شاہ صاحب قبلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص صحابیوں میں سے ہیں۔ انھوں نے اپنے بعض واقعات میری درخواست پر الحکم کے خاص نامہ نگار کو لکھوائے ہیں۔ یہ تمام واقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح کے ابواب سمجھتا ہوں اس لئے ان واقعات کو سیرت المہدی کے عنوان سے درج کر رہا ہوں۔ احباب حضرت شاہ صاحب کی درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ حضرت شاہ صاحب کے اخلاص کی یہ حالت ہے کہ جب میں نے ان سے کہا کہ حالات لکھوا دیں۔ تو فرمانے لگے کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں میں فوت ہوں گے وہ ہمارا جنازہ پڑھیں گے۔ ہمکو کیا معلوم تھا کہ وہ فوت ہو جائینگے۔ اور لوگ ہم سے آکر پوچھیں گے۔

فرمانے لگے کہ ہم نے تو اسی لئے وصیتیں کی تھیں اور یہی تمنا تھی۔ یہ نقشہ ہے اس عشق کا جو شاہ صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تھا۔ (ایڈیٹر)

(۱)

### حضور کی برکت اور حضور کے اخلاق!

براہین احمدیہ حصہ چہارم شائع ہو چکی۔ تو میں نے لاہور میں ایک شخص کی معرفت دیکھی۔ اس کو دیکھ کر میں اور میرے ماموں منشی کرم الٰہی صاحب حضور کی خدمت میں آئے۔ ان دنوں یکے سستے ہوتے تھے ہم نے بٹالہ سے قادیان تک یکہ کرایہ دیا۔ مغرب کی نماز سے پہلے ہی یہاں پہونچ گئے۔ گول کمرہ کے سامنے یکہ کھڑا کیا۔ حافظ حامد علی صاحب نے پوچھا ہم نے بتایا کہ ہم لاہور سے آئے ہیں اور حضور کو ملنا ہے۔ حافظ صاحب نے اندر جاکر حضرت صاحب کو اطلاع دی حضور فوراً باہر تشریف لے آئے۔ مصافحہ کیا۔ بغلگیر ہوئے پھر حافظ حامد علی صاحب کو فرمایا

”ان کو پہلے کھانا کھلاؤ۔ اور اس کے بعد یہ نماز پڑھیں۔ پھر بیٹھ کر باتیں کرینگے“

ہمیں بھوک تو بہت لگی ہوئی تھی۔ حضور سے ملنے کے بعد کچھ احساس نہ رہا۔ غرض اوپر سے کھانا آیا۔ خمیری روٹیاں اور سالم ماش کی دال تھی۔

ہم دونوں مسجد میں اس جگہ بیٹھے جہاں حضور نے چھ ماہ کے لگاتار روزے رکھے تھے۔ وہاں بیٹھ کر کھانا کھایا تھا۔ کھانے میں اس روز اتنی لذت معلوم ہوتی کہ چھوڑنے کو دل ہی نہیں چاہتا تھا۔ یہ حضور کی پہلی کرامت تھی جو ہم نے دیکھی۔

نماز کے بعد مسجد میں چارپائی بچھا کر حضور بیٹھ گئے اور باتیں کرتے رہے۔ بہت سی باتیں ہوئیں۔ مجھے ان دنوں داڑھی کا آغاز تھا۔ جس وقت حضور نے الہام کے متعلق باتیں کیں تو میں نے ماموں صاحب سے دریافت کیا کہ الہام کسے کہتے ہیں تو انھوں نے کہا کہ یقینی طور پر مجھے بھی پتہ نہیں۔ ہم تین روز یہاں رہے۔ اسوقت حضرت صاحب ظہر و عصر کی نماز مسجد اقصیٰ میں ادا فرماتے تھے۔ اور باقی نمازیں مسجد مبارک میں پڑھتے تھے۔

مسجد اقصیٰ کے رستے میں گندگی پڑی رہتی تھی۔ میاں محمد جان صاحب (میاں بگے کے والد) نماز پڑھاتے تھے۔ تیس روز کے بعد ہم واپس چلنے لگے۔ تو حضور نے فرمایا

### ہم آپکے لئے دعا کریں گے

میں اسکے بعد کشمیر ملازمت پر چلا گیا۔ اور وہیں رہا ہم نے بھائی فضل شاہ صاحب کو یہاں بھیجا۔ تا کہ حضرت صاحب سے دعا کراتے رہیں۔ ہم اسوقت حضور کو بزرگ ہی سمجھتے تھے۔ کیونکہ آپ کا دعویٰ اسوقت تک نہ تھا۔ بھائی صاحب بھی حق کے متلاشی تھے۔ کچھ روز ٹھہرنے کے بعد بھائی صاحب نے حضور سے دعا کے لئے عرض کیا۔ اور جانے کی اجازت چاہی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ابھی ٹھہرو۔

### حضور اپنے خدام کا لمبا قیام چاہتے تھے

پھر تقریباً مہینہ بھر کے بعد دعا کے لئے عرض کیا۔ تو حضور نے فرمایا

ہم آپکے واسطے دعا کرینگے کہ چھ مہینے برابر آپ ہمارے پاس ٹھہریں۔ اور یہ بات تحریری لکھدیں

بھائی صاحب نے تحریر لکھدی حضور دعا فرماتے رہتے اس عرصہ میں حضور کو الہام بھی ہوتے رہے۔ پھر بھائی صاحب کو اس قسم کا عشق ہوگیا۔ کہ جب حضرت صاحب فرماتے کہ کب جانا ہے۔ تو کہتے حضور جانے کا نام نہ لیں۔ میں کسی کا نوکر نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے کام بھی لیتے رہے۔ دو تین دفعہ ہوشیارپور محمدی بیگم کے رشتے کے متعلق شاہ صاحب کو بھیجا۔ لدھیانے میں بھی حضور کے ساتھ وہ جاتے رہے

(۲)

لدھیانہ میں جب پہلی مرتبہ بیعت کا اعلان ہوا۔ اور رسالہ فتح اسلام شائع ہوا اسوقت بھی شاہ صاحب حضرت صاحب کے ساتھ تھے۔ انھوں نے ایک رسالہ اور چند اشتہار میرے پاس بھیجے۔ جس میں لکھا تھا کہ عیسیٰ مسیح فوت ہو چکے ہیں۔ اور میں مسیح موعود ہوں۔ جو وقت ڈاک آئی اور رسالہ کھولا اسوقت میرے پاس ایک ہندو اور سیر بھی بیٹھے تھے

انھوں نے کہا کہ کیا بات ہے۔ میںنے کہا ک
ہو چکے ہیں اور آنیوالا مسیح موعود میں ہوں
یہ کونسی بڑی بات ہے۔ مرا ہوا کبھی واپ
میںنے بھی اسوقت آمنا وصدقنا کہا۔ او
لکھدیا۔ طبیعت میں کسی قسم کا خلجان یا انکا
ازالہ اوہام میں ہم تینوں کا ذکر ہے ج
لکھا ہے۔ جو اسوقت حضور سے ملنے وا
نام درج ہیں۔ ان میں ہمارے نام بھی ہیں ک
اصحاب میں ہمارے نام درج ہیں۔

(۳)

### ایک ایرانی سیاح کو جسے دین سے رخصت کرا دیا۔

ایکدفعہ میں قادیان چھٹی لیکر آیا۔ ان دنو
سیاح یہاں آیا ہوا تھا۔ اس کا کام ہر وقت کھانا
اور قہوہ پی لینا تھا۔ دوسرے تیسرے روز حض
کو رقعہ لکھدیتا کہ میرے پاس خرچ نہیں ہے۔ ح
دو تین روپے دے دیتے۔ ایک دفعہ حضرت ص
مجھے بلایا۔ اور فرمایا۔
یہ شخص نمازوں میں نہیں آتا اسکو صر
کھانے سے کام ہے ہماری باتیں بھی
سنتا۔ احمدیہ بازار میں بھی نہیں رہتا
باہر پھرتا رہتا ہے اس کو کسی طرح
رخصت کردو حضور نے مجھے بہت
دیکھنا نرمی سے جسطرح ہو سک
آج ہی رخصت کردو۔
میںنے اسے بہتیرا سمجھایا۔ بھی د
پاس خرچ نہیں ہے بھی کہے کہ میں نہیں جا
وہ میرے ساتھ لڑنے کو بھی تیار ہو گیا۔ میںنے ح
صاحب سے رپورٹ کردی تو حضور نے فرمایا آ
بڑے نرم مزاج واقع ہوئے ہیں۔ معلو
ہو گیا کہ آپ فضل شاہ کے بھائی ہیں۔
شیخ یعقوب علی صاحب کو بلاؤ۔ شیخ

### س کو آج ہی رخصت کردو

ب علی صاحب آکر اسیر بہت ناراض ہوئے
ثا۔ خود ہی اس کا بستر باندھا۔ اور کہا
ہے اسکو یکہ پہ بیٹھا کر بٹالہ روانہ کردیا۔

۴)

### عبداللطیف صاحب شہید کو الوداع لئے قادیان سے باہر تشریف لے گئے

طیف صاحب شہید یہاں تشریف
یہاں ٹھیرے۔ جب واپس جانے
صاحب دیگر اصحاب کو ساتھ لے کر
سے تکیہ تک الوداع کہنے کے لئے
۔ مولوی عبداللطیف پیچھے رہ گئے
تے تھے۔ تکیئے پران کے لئے سواری
ت تھا۔ نواب صاحب کی بہلی موجود
رے ہو گئے اور فرمایا
صاحب کہاں ہیں؟
صاحب آئے تو حضور نے ان کو فرمایا
ریل کا وقت تنگ ہو جائیگا۔
جاؤ۔ حضور نے مصافحہ کے لئے ہاتھ
مگر مولوی صاحب نے بجائے مصافحہ
ور کے پیروں پر سر رکھدیا۔ حضور نے
........ مولوی
شت پہ ہاتھ رکھ کر فرمایا
صاحب اٹھو۔ اب اللہ تعالے
ڑا لحافظ ہوگا۔
صاحب روتے تھے اور اٹھتے نہیں تھے
ی کمر میں ہاتھ ڈال کر کہا کہ مولوی صاحب
ان کو اٹھا کر بہلی میں سوار کرایا۔ مولوی
صاحب دور تک روتے روتے
دیکھتے گئے۔

(۲۵)

### ک نشان کا ظہور

مرتبہ میں کشمیر سے تین ماہ کی رخصت لیکر
گیا یہ ان دنوں کا ذکر ہے جب حضور کو
م ہوا تھا

### پچیس دن

انشان واقعہ آسمان پر ہوگا۔
دوں میں چھپ گیا تھا فرمانے لگے
ے آپکے جانے کے کتنے دن باقی
یا ابھی حضور ایک مہینہ باقی ہے
ام ہوا ہے پچیس دن۔ اس میں
ے دن باقی ہیں۔ فرمایا
معلوم نہیں یہ کس طرح ظاہر ہو
بھی معلوم نہیں
نے عرض کیا حضور مجھے تو ڈر لگتا ہے اور
تک میں نہیں رہوں گا۔ چنانچہ عین پچیسویں
ز کے بعد یہ نشان اسطرح ظاہر ہوا کہ مسجد

مبارک میں عصر کی نماز ہو رہی تھی کہ یکایک ایک چیخ اور گرج کی آواز آئی۔ مینے سمجھا کہ نیچے کمرے کا دروازہ (جس میں محمد احسن صاحب رہتے تھے) سختی سے شاید کسی نے [illegible] کھولا ہو۔ نماز کے بعد شور پڑ گیا۔ کہ آسمان سے ایک بڑا ستارہ ٹوٹا ہے اس سے شعلے نکلتے تھے۔ مینے مولوی نورالدین صاحب سے عرض کیا کہ اسطرح سے شور پڑ گیا ہے۔ فرمانے لگے دریافت کرو۔ کسی آریہ نے شرارت نہ کی ہو۔ رات کو حضرت کو تاریں اور خط آنے لگے کہ پچیس دن کا نشان اسطرح پورا ہوا۔

(۶)

### دینی ضرورت کے لئے ملازمت کرنا قادیان میں رہنے سے بہتر ہے

مجھے حضور سے عجیب قسم کی محبت تھی اور اس محبت کے جوش میں ایک دن میں نے عرض کیا کہ حضور.... ملازمت پہ جانے کو میرا دل نہیں چاہتا ہے کہ نوکری چھوڑ کر یہاں آجاؤں۔ فرمایا:-

نہیں۔ نوکری چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ابھی آپ اپنی نوکری پہ قائم رہیں۔ حتی کہ دوبارہ سہ بارہ مینے بھائی کی معرفت کہلایا کہ ناصر شاہ کہتا ہے کہ میرا دل وہاں جانے کو نہیں چاہتا۔ فرمانے لگے

آپ آکر یہاں کیا کرینگے۔ مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ کر اللہ اللہ کرینگے۔ اور نمازیں پڑھتے رہینگے۔ آپ کے بھائی ہیں۔ والدہ ہیں بھاوجہ ہیں ان کی خبرگیری کون کرے گا۔

میں نے کہا کہ میں یہاں آٹے دانے کی دوکان کھول لوں گا۔ فرمایا۔

دکان میں زیادہ سے زیادہ پانچ سات روپے کماؤ گے۔ پانچ سات روپے کس کس کو دوگے۔ بھائی کو دوگے۔ بیوی کو دوگے والدہ کو دوگے۔ بھاوجہ کو دوگے۔ پھر خدا کی راہ میں کیا خرچ کروگے۔ سپاہی تو دس روپے کی خاطر اپنی جان لڑائی میں دے دیتا ہے۔ آپ تو افسر ہیں معقول تنخواہ آپ کو ملتی ہے جب خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ تو آپ خاطر خواہ حصہ لیتے ہیں۔ آپ ہمارا کہنا مانیں اور ملازمت پر چلے جائیں۔

دوسرے دن میرے محکمہ کا تار آیا کہ فوراً اپنی ملازمت پر چلے آؤ آپ کی باقی چھٹی کینسلڈ کی جاتی ہے حضور نے خود تار کھولا اور پڑھوایا۔ اسیوقت فرمایا کہ اسی وقت یکہ پر سوار ہو کر چلے جاؤ اسکے بعد کبھی میرا ارادہ ملازمت ترک کرنے کا نہیں ہوا۔

(۷)

### نصیحت نامہ

ایک بار بھائی فضل شاہ صاحب حضور سے رخصت لیکر میرے پاس کشمیر آنے لگے۔ تو عرض کیا کہ حضور مجھے کوئی نصیحت نامہ لکھدیں۔ حضور نے نصیحت نامہ لکھدیا۔

(۱) نمازوں کو وقت پر قائم رکھو اور استغفار بہت پڑھتے رہنا۔
(۲) قرآن شریف کو سمجھ سمجھ کر پڑھنا چاہیئے
(۳) اپنے بھائی کے ساتھ بہت محبت و پیار سے گذارنا چاہیئے۔
(۴) جلدی جلدی یہاں آنا چاہیئے۔
(۵) چالیس دن میں ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے وقت رونا اور گڑگڑانا ضروری ہے۔ یہ انبیاء اور صالحین کی سنت ہے۔

یہ دس بارہ نمبر تھے جو مجھے یاد نہیں رہے۔

(۸)

### حضور کی دعا سے تبدیلی رک گئی

ایک دفعہ میری تبدیلی بارہمولا کشمیر سے گلگت کو ہوئی۔ دسمبر کا مہینہ تھا۔ غالباً کرسمس کی چھٹیاں تھیں مینے حضور کی خدمت میں کئی خط لکھے کہ اس دفعہ دور دراز سفر ہے۔ برفانی راستہ ہے۔ سخت برفباری ہو رہی ہے پھر میں نے بھائی فضل شاہ سے مشورہ کیا کہ یہ سفر خطرناک ہے۔ آپ خاندان کے باقی ممبران کو لیکر لاہور چلے جائیں میں اکیلا ملازمت پر چلا جاتا ہوں۔ انھوں نے کہا کہ ناصر شاہ ہم تیرے واسطے یہاں آئے ہیں اور تیرے ساتھ ہی رہیں گے۔ مینے کہا اچھا خیر میں روانہ ہو گیا۔ حضور کو کئی خط لکھے۔ حضور نے جواباً فرمایا

ہم تم سب کے لئے دعا کر رہے ہیں اور اس موسم میں برف کے وقت اللہ تعالے قادر ہے کہ آپ کی تبدیلی رک جائے۔

جب ہم کشمیر سے دو تین پڑاؤ کے فاصلے پہ پہونچے۔ تو دیکھا کہ ہم خاص برف کے گھروں میں ہیں۔ پہاڑ برف سے ڈھکے ہوئے تھے۔ اور سخت برفباری ہو رہی تھی۔ حضور کو دعا کے لئے خط لکھا۔ حضور نے جواب میں فرمایا

جسقدر طاقت تھی ہم نے اپنے زور کے ساتھ دعا کی ہے کہ اس موسم میں آپ کی تبدیلی نہ ہو۔

میں نے صاحب سٹیٹ انجنیر کو تار دیا کہ برف بہت پڑ گئی ہے۔ اور میں اس کو عبور نہیں کر سکتا میرے لئے کیا حکم ہے؟ ادھر سے پانچ چھ دن کے بعد تار آیا کہ بہتر ہے تم بارہمولا اپنے کام پر واپس آجاؤ۔ اور حضرت اقدس کی اس چٹھی کو (جس میں سارے زور کے ساتھ دعا کا ذکر تھا) ملا کر دیکھا تو ایک ہی تاریخ تھی۔ یہ حضور کا ایک معجزہ تھا۔

(۹)

### حضور کی دعا کا ایک اور واقعہ

میں جب واپس آیا۔ تو اپنے افسر سے کہا کہ میں بیمار ہو گیا ہوں۔ اور برف کی وجہ سے کام نہیں کر سکتا۔ میری تین ماہ کی چھٹی جو رہ گئی ہے وہ مجھے دی جائے۔

افسر نے سٹیٹ انجنیر کو تار دیا کہ ناصر شاہ بیمار ہو گیا ہے۔ اگر آپ منظور کریں تو اس کو

تین ماہ کی رخصت دیدی جائے سٹیٹ انجینیرنے بذریعہ تار جواب دیا منظور ہے ۔ مینے بھائی سے مشورہ کیا کہ اگر ہم سب گئے تو چھ سات سو روپیہ خرچ ہوگا ۔ بہتر ہے آپ کشمیر ٹھہریں ۔ اور میں قادیان جاتا ہوں کہ حضور سے دعا کراؤں ۔ اور اس عرصہ میں میری صحت بھی درست ہو جائے گی۔

غرض میں روانہ ہو کر اکیلا ہی قادیان آیا جنوری کا مہینہ تھا ۔ حضور بڑی خوشی سے ملے اور فرمایا کہ

**الحمد للہ آپ کی تبدیلی رک گئی ،**

فیصلہ یہ ہوا تھا کہ جب گرمیاں آئینگی تو پھر گلگت جانا پڑے گا ۔ دور و دراز کا سفر ہے ۔ حضور دعا فرمائیں آپنے فرمایا

**ہم ضرور دعا کریں گے اور اللہ تعالیٰ قبول کریگا۔**

پھر فرمایا کتنی چھٹی لے کر آئے ہیں ۔ میں نے عرض کیا حضور تین ماہ کی ۔ فرمایا تمہارے حصے میں کتنی ہے ۔ عرض کیا حضور ساری آپ ہی کے واسطے ہے ۔ آپ بڑے خوش ہوتے اور فرمایا

**ہم ضرور دعا کریں گے**

ایک دن فرمایا

**اللہ تعالیٰ سننے والا ہے اور قبول کرتا ہی ویسے تو ہم آپکے واسطے روز ہی دعا کرتے ہیں مگر زور کے ساتھ جب دعا کرینگے جب آپکے جانے میں پندرہ سولہ روز باقی رہ جائینگے**

غرض ایسا ہی ہوا ۔ تو میں نے عرض کیا کہ پندرہ سولہ دن باقی رہ گئے ۔ فرمایا

**بہتر ہے اب ہم آپکے لئے دعا کریں گے۔**

جب دوسرا یا تیسرا دن ہوا تو آپنے فرمایا ۔ آپ کس جگہ پسند کرتے ہیں کہ آپ کی تبدیلی ہو ۔ ؟ میں نے عرض کیا کہ نزدیک سے نزدیک جموں ہے میں وہاں سے ایک روز میں آ سکتا ہوں ۔ فرمایا

**بہتر ہے ہم جموں کا نام لے کر دعا کریں گے خدا قادر ہے۔**

میں نے اس روز ایک کاغذ لے کر اسپر لکھ دیا کہ نامرشاہ کے لئے دعا فرمائی جاوے ۔ حضور نے اسے اسی وقت بیت الدعا میں چسپاں کر دیا۔

چار پانچ روز کے بعد حضور فرمانے لگے کہ

**شاہ صاحب ہم نے آپکے لئے بہت دعا کی ہے ۔ اور بھی بہت سی دعائیں تھیں ۔ آپ کا نام بھی جموں کی تبدیلی کے واسطے اس میں شامل تھا ۔ آج ہمیں الہام ہوا ہے**

**آج جو دعائیں قبول ہوئیں ان میں قوت و نصرت اسلام بھی ہے ۔ آپ کا نام بھی اس میں شامل تھا ۔ یہ تمام دعائیں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی ہیں**

دوسرے دن جموں سے سپرنٹنڈنٹ کا جو ہندو پنڈت تھا پرائیوٹ خط آیا ۔ جس میں لکھا تھا کہ شاہ صاحب آپ کو مبارک ہو کہ آپکی تبدیلی جموں ہوگئی ہے ۔

### قبولیت دعا پر سجدات شکر

میں اسوقت اس خط کو لے کر حضرت اقدس کی خدمت میں پہونچا کہ یہ خط جموں سے آیا ہے حضور نے پڑھ کر اسپر لکھا

**مبارک ہو ہم نے تین سجدے شکرانے کے کئے ہیں**

یہ کوئی نو دس بجے کا ذکر ہے ۔ ظہر کی نماز کے وقت جب سب مسجد میں جمع ہوئے ۔ حضور نے باہر تشریف لاتے ہی فرمایا کہ شاہ صاحب یہ کس کا خط ہے عرض کیا کہ ایک ہندو پنڈت سپرنٹنڈنٹ ہے اس کا خط ہے ۔ ہنس کر فرمانے لگے

**ہندو جھوٹ بھی بولا کرتے ہیں ۔ آپ پھر خط لکھیں ۔**

میں نے حضور کے فرمان کے بموجب خط لکھا تو سپرنٹنڈنٹ کا جواب آیا ۔ اس کے یہ الفاظ تھے شاہ صاحب جو کرتا ہے وہ خدا کرتا ہے ۔ آپ کی تبدیلی جموں میں ہوگئی ہے ۔ اور آرڈر بھی جاری ہو چکے ہیں یہی وہ خط پھر حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا ۔ حضور فرمانے لگے **اب آپ کے کتنے دن باقی ہیں**

مینے عرض کیا کہ جانے میں دس بارہ روز باقی ہیں ۔ فرمانے لگے:۔

**بہتر ہے آپ کل چلے جائیں ، باقی دن جانے دیں اور وہاں پہنچکر مفصل حال لکھیں تتمہ حقیقۃ الوحی شائع ہو رہا ہے ۔ اور ہم نے یہ درج کرنا ہے جلدی جاؤ**

دوسرے دن مجھے روانہ کر دیا۔

میں روانہ ہو کر وزیر آباد آیا چونکہ میں نے کشمیر جانا تھا ۔ اسلئے میں نے نوکر اور بستره وزیر آباد رکھا اور خود اکیلا جموں آیا ۔ جب جموں سٹیشن پر پہونچا تو ہر طرف سے آوازیں پڑیں شاہ صاحب آپ آ گئے ۔ دیکھا تو اس جگہ کے کارکن اور مستری وغیرہ سٹیشن پر موجود ہیں ۔ مینے کہا کہ آپ کو کس طرح پتہ چلا انھوں نے بتایا کہ یہاں تو دیر سے حکم جاری ہو گئے ہیں اور ہم روز آتے ہیں ۔ پھر میں دفتر گیا ۔ وہاں پرسنل اسسٹنٹ اور سپرنٹنڈنٹ مجھے مبارک باد دینے لگے ۔ مینے کہا کہ کیا بات ہوئی ۔ انھوں نے کہا کہ جو کرتا ہے وہ خدا کرتا ہے ۔ میں نے کہا کہ میں کشمیر جا رہا ہوں اور تم مجھے یہ باتیں سنا رہے ہو ۔ پرسنل اسسٹنٹ نے کہا کہ تم درخواست لکھدو کہ میری باقی چھٹی کینسل کر دی جائے ۔ غرض میں نے درخواست لکھدی ۔ پرسنل اسسٹنٹ نے اسپر ریمارک کیا کہ بہتر ہے اسکو آرڈر کر دیا جائے ۔ ورنہ یہ کشمیر جائے گا ۔ وہاں سے آرڈر ہوگا ۔ اور پھر جموں آئے گا بے فائدہ ڈیڑھ سو روپیہ خرچ ہو جائے گا ۔ صاحب نے پڑھ کر اسپر لکھدیا کہ ہاں اسی طرح کرو ۔ پرسنل اسسٹنٹ نے کہا کہ اب جاؤ اور صاحب کو سلام کرو ۔ صاحب نے پوچھا اب تم اچھے ہو ۔ میں نے کہا کہ اب بالکل اچھا ہوں ۔

میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں مفصل خط لکھا کہ حضور کی دعائیں قبول ہوئیں اور میری تبدیلی جموں ہو گئی ہے ۔ اب کشمیر نہیں جاؤں گا

حضرت اقدس نے میری تبدیلی کا ذکر بھی تتمہ حقیقۃ الوحی میں درج کیا ہے

**یہ قبولیت دعا کا بڑا زبردست نشان ہے**

(۱۰)

## حضور کی دعا سے ترقی ہوئی ۔ استغفار کا کلید ہے

میں نے حضرت صاحب کو بارہ لکھا کہ میری ترقی ہونیوالی ہے ۔ لیکن افسر نکتہ چینی کرتے ہیں اور حضور دعا فرماویں ۔ حضور نے لکھا

**ہم آپ کے لئے دعا کریں گے استغفار بہت پڑھا کریں**

کے کاغذات چلتے رہے ۔ اور ہوا کہ کسی کالج کا پاس شدہ یہ بات اس کی ترقی میں رکاوٹ میں نے جواب میں سب آدمیوں کہ یہ کس کالج کے پاس شدہ ہیں ترقی ہوتی ہے اور میری ترقی جلد حضرت صاحب کو بھی لکھا ۔ حضور فرمایا

**ہم آپ کے لئے دعا کر رہے ہیں ۔ کامیاب کر دے گا ۔**

چنانچہ حضور کی دعائیں قبول ہوئیں گلمرگ سے مہاراج کے سکریٹری نے کہ مبارک ہو ۔ تمہاری ترقی عہدہ او ہوگئی ہے ۔ ادھر سے حضرت صاحب پہنچا ۔ میں نے ملا کر دیکھا ۔ تو ترقی کے پاس ہونے کی ۔ اور حضور کے خط تاریخ تھی ۔

یہ بھی حقیقۃ الوحی میں شائع ہو چکا

(۱۱)

## نزول المسیح کی طباعت

کتاب نزول المسیح کا مسودہ تیار ہو چکا اس کے طبع کرانے کے لئے روپیہ کا کوئی نہ تھا ۔ حضور نے یہ کام حضرت خلیفۃ اول کے سپرد کیا ہوا تھا ۔ اس دوران مینے ایک رات جموں میں خواب د کہ ایک بڑا خوبصورت جوان ہے جس محمد امین تھا ۔ وہ میرے سامنے آیا ۔ ہاتھ میں ایک چھڑی تھی ۔ میں چارپائی بیٹھا ہوا تھا تکیے کے نیچے میں نے کچھ رکھے ہوئے تھے کہ اسی طرح تھوڑا جمع ہو جائے گا ۔ تو حج کر آؤں گا ۔ محمد ا کہ یہ کیا ہے ۔ میں نے ان کو تکیہ کے نوٹ کچھ دکھائے ۔ انھوں نے اس کے اندر کیا ہے وہ نکالو ۔ اندر سے نوٹ نکالے ۔ تو اس نے کہا یہی ہیں ان کو لے چلو ۔ اسوقت مجھ پر شخص کا رعب طاری تھا ۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی ۔

بیدار ہوکر میں نے والدہ صاحبہ اور بھائی صاحب کو خواب سنایا کہ میں نے یہ خو

۔ اور میری طبیعت پریشان ہے۔ تھا ہوں کہ میں جلدی سے حضرت اقدس یں حاضر ہوں۔ تاکہ یہ خواب سناؤں تعبیر سنوں۔ آخر مجھ سے نہ رہا گیا گھوڑا منگوایا۔ جلدی سے سوار ار شر انجنیر کے پاس آیا۔ یہ کوئی سولہ فاصلے پر تھا۔ میں نے اس کو اپنا اور عرض کیا کہ مجھے چار پانچ روز کی ت دو۔ اس نے کہا کہ اچھا آپ سے دیں۔ مگر میں نے کہا کہ درخواست کر دوں گا۔ کیونکہ میں آج شام چاہتا ہوں۔

دارالامان پہنچا۔ تو حضور سے ۔۵۰ روپیہ جو غالباً ۲۵۰ یا اس سے ور کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اور ن کی۔ آپ بہت خوش ہوئے

**محمد امین نام بہت ہی اچھا**

یں مغرب کی نماز کے بعد آپ بیٹھا کرتے تھے۔ اس روز بھی حسب ین پر رونق افروز ہو گئے۔ باقی دوست ر بیٹھے تھے۔

ں آگے بڑھ کر حضور کے پاؤں دبانے یے۔ حضور کے ایک طرف مولوی صاحب دوسری طرف حضرت بیٹھے تھے۔ حضرت صاحب نے الکریم صاحب کی طرف دیکھ کر فرمایا صاحب ناصر شاہ صاحب ے وہ کہاں ہیں؟

صاحب نے ہنس کر فرمایا حضور پاؤں ہا ہے۔ اسوقت حضور نے میرا ہاتھ ور فرمایا آپ یہاں ہمارے پاس ئیں۔ میں نے عرض کی حضور میں ے سے پاؤں دبالوں آپنے فرمایا

## الامر فوق الادب

ڑھ کر حضور کے پاس بیٹھ گیا۔ حضور نے سے وہی نوٹوں والا رومال نکال کر خلیفۃ المسیح اول رض کو دیا اور فرمایا **لوی صاحب! موکل تو خدا** یا ہے۔ یہ روپیہ لے لو۔ اور یح کا کام توکل پر شروع کر دو ہو اور بھی اللہ دے گا۔ معلوم ہوا کہ روپیہ نزول المسیح کی ہوگا

ے اس دن پھر کیوقت ایک رقعہ لکھ کر بدالکریم صاحب کو دیا کہ یہ حضور کو پیش کر دیں س میں میں نے لکھا کہ جتنا روپیہ نزول المسیح کی چھپائی خرچ ہوگا وہ میں دے دوں گا۔ مولوی صاحب نے رقعہ حضرت اقدس کے حضور پیش کر کے کہا کہ حضور ناصر ناصر ہی ہونے ہیں۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا

### شاہ صاحب روپیہ تو بہت خرچ ہوگا

مینے عرض کیا حضور جتنا روپیہ خرچ ہوگا میں ہی ادا کروں گا۔

غرض حضور مجھے وقتاً فوقتاً خود ہی تحریر فرماتے کہ اتنا روپیہ بھیجدو۔ اور میں بھیج دیتا اسطرح مختلف اقساط میں تقریباً ۱۲۰۰ روپیہ ادا کیا۔

جب نزول المسیح طبع ہو چکی تو مہمان خانہ کی بڑی الماری میں رکھی گئی۔ اسی کمرے میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب سکونت پذیر تھے۔

(۱۲)

حضرت اقدس کو خشک کھانا مثلاً کباب وغیرہ بہت پسند تھا۔ جب میرے بھائی کو معلوم ہوا تو انھوں نے روز کھانے کے وقت تازے تازے کباب بنا کر حضرت اقدس کی خدمت میں بھیجنے شروع کیے۔ پھلکا اور کباب آپ بڑی خوشی سے کھاتے بعض وقت آواز دیکر فرماتے جسوقت ہم آواز دیں اسوقت کباب سیخ پر لگانا۔ بھائی صاحب بڑی محنت سے قیمہ تیار کرتے اس میں عمدہ مصالحے اور کچے انڈے ملاتے جس سے کباب خستہ ہو جاتے۔ کبھی ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب بھی حضرت کے ساتھ کھانے میں شریک ہوتے تھے۔ کبابوں کی بڑی تعریف کرتے حضور کھاتے جاتے اور آواز دے کر فرماتے

**ہم آپکے لئے دعا کر رہے ہیں**

# روایات

### از حضرت سید عزیز الرحمان صاحب بریلوی مہاجر قادیان

۲۰

### انی مهین من اراد اهانتک کے نظارے

میں نے اس الہام کو مختلف رنگوں میں پورا ہوتا دیکھا ہے ایک مولوی صاحب رئیس آدمی تھے۔ میں بریلی کی جامع مسجد میں نماز پڑھا کرتا تھا کسی نے ان سے کہدیا کہ عزیز الرحمان مرزائی ہوگیا ہے۔ انھوں نے بڑی تبرہ بازی کی۔ میں نے ان کو کہا کہ مولوی صاحب میں مباحثہ کرنا نہیں جانتا۔ مگر میں یہ جانتا ہوں کہ مرزا صاحب کے خلاف کہنے والا عذاب کی موت مرتا ہے۔ خدا کی قدرت رات کو ہی ان پر فالج گرا اور صبح کو فوت ہو گئے۔ وہاں رئیسوں کا قبرستان الگ ہے۔ وہاں ان کو دفن کرنے گئے۔ ابھی قبر کھدی رہی تھی کہ بدمعاشوں کی ایک ٹولی نے آکر ان کے جنازے پر لاٹھیاں برسائیں کہ ہم اس وہابی کو اس جگہ دفن نہیں ہونے دینگے۔ یہ ۱۸۹۶ء کا واقعہ ہے۔

(۲۱)

### ایک اور نظارہ

بریلی میں ہمارے گھر کے سامنے ایک عورت رہتی تھی ہمارا آٹا پیسا کرتی اس زمانہ کا یہی رواج اور دستور تھا کہ آٹا پنہاری ہی پیسا کرتی تھیں۔ مخالفت کا بازار اسقدر گرم تھا کہ اس پسنہاری نے یہ کہہ کر ہمارا آٹا واپس کر دیا کہ

مولوی صاحب کا حکم ہے کہ تم بے دین ہو اور بے دینوں کا آٹا مت پیسو اس لیے اب تمہارا آٹا نہیں پیسوں گی۔

خدا کی قدرت کہ اسی دن ۱۲ بجے کے قریب اس کے گھر میں آگ لگ گئی۔ اور اس کا ایک دو برس کا بچہ بھی جل کر مر گیا۔

(۲۲)

### ایک رضائی چٹھی رساں کا انجام

ایک چٹھی رساں جو مولوی احمد رضا خان صاحب کا مرید تھا ہماری ڈاک مولوی صاحب کو دے آتا تھا اس کی اس حرکت سے ہم کو بڑی تکلیف تھی۔ خداتعالیٰ نے اس پر بھی عذاب نازل کیا۔ اس کے حلق میں چھالا نکلا اور اسی کی تکلیف سے مر گیا

**فاعتبروا یا اولو الابصار**

الغرض اس قسم کے سینکڑوں واقعات ہماری آنکھوں کے سامنے گزرے جنھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توہین کا قصد کیا یا ان کے خدام کو نقصان پہنچانا چاہا۔ خدا نے ان کو نیست و نابود کر دیا۔ اور بعضوں کو سخت سزا دی۔ لوگوں کے لئے اس میں عبرت تھی اور ہمارے لئے ازدیاد ایمان ہوتا تھا۔

(۲۳)

### حضور کے کپڑوں کی برکت

حضور کا ایک الہام ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ حضور کے کپڑوں کی برکت کو ہم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ چنانچہ ایک واقعہ یہ ہے کہ ایک عورت ہمارے گھر میں آتی جاتی تھی وہ ایک دفعہ بیمار ہو گئی اسکے گلے میں گلٹیاں نکل آئیں اس نے ہمارے گھر کہلا بھیجا کہ میرے لئے دعا کریں۔ میری بیوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کرتا اسے بھیج دیا۔ اسی رات اس نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا آپنے اسے فرمایا کہ:-

**دوائی مت کھانا۔ صرف تازہ پانی پینا۔ اچھی ہو جائیگی**

اس کے عزیزوں نے بہت کوشش کی کہ دوائی کھلائی جائے مگر اس نے نہ کھائی۔ وہ صرف تازہ پانی سے اچھی ہو گئی۔ اچھی ہو کر ہمارے گھر آئی اس نے خواب بیان کیا۔ جب اسے حضرت صاحب کا فوٹو دکھایا گیا تو اس نے حلفاً بیان دیا کہ یہی وہ بزرگ ہیں جو مجھے خواب میں نظر آئے تھے۔ پھر خود ہی ایک خط لاتی کہ میری بیعت کا خط لکھدو اور اس طرح سلسلہ میں داخل ہو گئی۔

(باقی دارد)

# حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات

(سلسلہ کے لئے دیکھئے اخبار الحکم ۱۴ر دسمبر ۱۹۳۴ء)

اسلامی پردہ سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ عورت جیلخانہ کی طرح بند رکھی جاوے۔ قرآن شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں ستر کریں۔ وہ غیر مرد کو نہ دیکھیں۔ جن عورتوں کو باہر جانے کی ضرورت تمدنی امور کے لئے پڑے۔ اُن کو گھر سے باہر نکلنا منع نہیں ہے وہ بیشک جائیں۔ لیکن نظر کا پردہ ضروری ہے۔ مساوات کے لئے عورتوں کے نیکی کرنے میں کوئی تفریق نہیں رکھی گئی ہے۔ اور نہ اُن کو منع کیا گیا ہے کہ وہ نیکی میں مشابہت نہ کریں۔ اسلام نے یہ کب بتایا ہے کہ زنجیر ڈال کر رکھو۔ اسلام شہوات کی بنا کو کاٹتا ہے یورپ کو دیکھو کیا ہو رہا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ کتوں اور کتیوں کی طرح سے زنا ہوتا ہے۔ اور شراب کی اس قدر کثرت ہے کہ تین میل تک شراب کی دکانیں چلی گئیں ہیں۔ یہ کس تعلیم کا نتیجہ ہے؟ کیا پردہ داری کا یا پردہ دری کا؟ اسلام کی بات کو بگاڑنا اور اندھا دھند اعتراض کرنا ظلم ہے۔ اسلام تقویٰ سکھلانے کے واسطے دنیا میں آیا ہے

میں بیان کر رہا تھا کہ لوگ ملوک کے دین پر ہوتے ہیں۔ اور میں نے مختلف مثالوں کے ذریعہ اس امر کو بیان کر دیا ہے۔ اب دیکھو لو کہ جو حالات ابتر اس ملک میں ہوتے ہیں۔ وہ کسی اور ملک میں نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ مکہ مدینہ میں بھی نہیں ہوتے۔ ایسی آزادی اور اباحت جو یہاں ہے اس کی نظیر کسی دوسرے ملک میں نہ ملے گی۔ اور نہ اُن ملکوں میں چونکہ اس قسم کے محرکات پیش نہیں آئے اسلئے وہاں خیالات بھی بہت ابتر نہیں ہوتے۔ اب میں پھر اصل مطلب کی طرف آتا ہوں۔ میں نے یہ بیان کیا ہے کہ دو بروز ہیں۔ ایک الدجال دوسرا یاجوج ماجوج کا

الدجال کا بروزہ ہے جو آدم علیہ السلام سے لے کر ایک سلسلہ چلا جاتا تھا۔ جس قسم کی بدیاں اور شرارتیں مختلف طور پر مختلف وقتوں میں ظاہر ہوئیں۔ آج ان سب کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اور ایک عجیب نظارہ قدرت دکھایا ہے چونکہ اب انسانی عمر دنیا کا خاتمہ ہے۔ اسلئے خاتمہ پر ایک بدیوں کا اور ایک نیکیوں کا بروز بھی دکھایا

بدیوں کا بروز وہی ہے جس کو ہم نے الدجال کہا ہے تمام مکاریوں اور شرارتوں کا وہ مجموعہ ہے۔ اس آخری زمانہ میں ایک گروہ کو سفلی عقل اسقدر دیگئی ہے کہ تمام چھپی ہوئی چیزیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اس نے دو قسم کا دجل دکھایا۔ ایک قسم کا قبضہ نبوت پر کیا اور ایک خدا پر۔ نبوت پر تو یہ حملہ تھا کہ منشاء الٰہی کو بگاڑا۔ اور دماغی طاقتوں کو انتہائی مدارج پر پہنچا کر الوہیت پر تصرف کرنے کے لیئے خدا پر حملہ کیا امراض مزمنہ کے علاج کی طرف توجہ اور ایک کا نطفہ لے کر رحم میں بذریعہ کل ڈالنا۔ بارش برسانے کے آلات کا ایجاد کرنا وغیرہ وغیرہ یہ سب امور اس قسم کے ہیں جن سے پایا جاتا ہے کہ یہ لوگ الوہیت میں تصرف کرنا چاہتے ہیں۔ یہ گروہ تو خود خدا بن رہا ہے۔ اور دوسرا گروہ کسی اور انسان کو خدا بناتا ہے۔ جو کچھ آجکل یورپ اور امریکہ میں ہو رہا ہے اس کی غرض کیا ہے یہی کہ ایک آزادی اور حرص جو پیدا ہو گئی ہے اس کو پورے طور پر کام میں لاکر ربوبیت کے بھیدوں کو معلوم کر کے خدا سے آزاد ہو جاویں۔ غرض جان ڈالنے کے، مردوں کو زندہ کرنے کے، بارش برسانے کے تجربے کرتے ہیں۔ یہاں تک ہی محدود نہیں بلکہ اُن کی تو کوشش یہ ہو رہی ہے کہ جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے سب ہمارے قبضہ میں آجاوے۔

اگرچہ میں اس بات کو مانتا ہوں کہ تدبیر کرنا منع نہیں ہے لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ گناہ ہمیشہ افراط یا تفریط سے پیدا ہوتا ہے مثلاً انسان کو صرف ہاتھ لگا دو تو گناہ نہیں ہے لیکن اگر اس کو ایک مکا مار دو تو یہ گناہ ہے۔ یہ افراط ہے اور تفریط یہ ہے کہ اگر کسی کو ایک پیالہ پانی دینے کی ضرورت ہو۔ مگر وہ اس کو ایک قطرہ دے۔

غرض موجودہ زمانہ میں دجال کا بروز نہ ایک معجون مرکب ہے۔ ایک حملہ خدا پر ہو رہا ہے ایک نبوت پر۔ ایک خدا کو انسان بناتا ہے۔ دوسرا آپ ہی خدا بنتا ہے۔ کیا یہ بات سچ نہیں ہے۔ کتابیں دیکھو۔ اخبارات پڑھو تو پتہ لگے گا کہ کس قدر فساد برپا ہو رہا ہے۔ اور یہ دو رنگی ظلم ڈھا رہی ہے

یاجوج ماجوج کے فساد کی نسبت میں نے بتا دیا ہے کہ اس کا اثر دل پر پڑتا ہے۔ اس کو شوکت ہے۔ خدا کی طرف رجوع کرنا امانت و دیانت کا اختیار کرنا۔ شراب۔ زنا بدنظری۔ بدکاری۔ قمار بازی سے بچنا مشکل ہو رہا ہے بہت ہی تھوڑے شاید ایک آدمی فی ہزار جو بچتے ہونگے اب یہ بات کیسی صاف ہے کہ جیسا بدی کے دو بروز تھے۔ اور ایسا ہی نیکی کے بھی دو بروز بدی کے مقابلہ پر ضروری تھے۔ چنانچہ دو بروز نیکی کے بھی اُترے۔ دراصل وہ بھی ایک ہی چیز ہے۔ جس کے دو نام ہیں۔ جیسے ایک ہی حالت میں مجسٹریٹ اور کلکٹر دو جداگانہ عہدے ہوتے ہیں۔

وہ نیکی کے بروز یہ ہیں۔ ایک تو اندرونی لحاظ سے ہے وہ مہدی ہے۔ اور بیرونی لحاظ سے مسیح ابن مریم۔ بیرونی طور پر مسیح کا کام کیا ہے؟ جو اس کا یہ نام رکھا۔ مسیح ابن مریم کا کام دفع شر ہوگا۔ اور مہدی کا کام کسب خیر۔ چنانچہ غور کرو کہ مسیح کا کام یقتل الخنزیر اور یکسر الصلیب بتایا ہے یہی دفع شر ہے۔ لیکن ہمارا یہ مذہب ہرگز نہیں ہے کہ وہ دفع شر کے لئے تیغ و سنان لے کر جنگ کے واسطے نکلیگا۔ علماء جو یہ کہتے ہیں کہ وہ جنگ کرے گا۔ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ بالکل غلط ہے۔ یہ کیا اصلاح ہوئی کہ ابھی آپ آئے اور آتے ہی تلوار پکڑ کر لڑائی کیواسطے میدان میں نکل گئے یہ نہیں ہو سکتا صحیح اور سچی بات وہی ہے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر کھولی۔ جو احادیث کے منشاء کے موافق ہے۔ کہ مسیح کوئی خونی جنگ نہیں کرے گا۔ اور نہ تلوار پکڑ کر لڑنا اس کا منصب ہے۔ بلکہ وہ تو اصلاح کے لئے آئیگا۔ ہاں ہم مانتے ہیں کہ اس کا کام دفع شر ہے اور وہ حجج اور براہین سے کریگا۔

[illegible]

اور مہدی کا کام کسب خیر ہے یعنی جو بیعادات اور فسق و فجور پھیلا ہوا ہوگا وہ اس کو ہدایت سے بدل دیگا۔ عیسیٰ کا لفظ عوس سے لیا گیا ہے جو دفع شر کی طرف ایما ہے۔ ان ہر دو بروزوں میں سر یہ ہے کہ مہدی کا بروز اکمل ہے۔ کیونکہ اس کا کام ہے افاضہ خیر اور افاضہ خیر دفع شر کی نسبت اکمل بات ہے۔ ایک شخص ہے جو کسی راہ سے صرف کانٹے اٹھا دے۔ یہ بیشک بڑا کام لیکن جو اس کو سواری دے اور اپنے گھر لیجا کر روٹی بھی کھلا یہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ پس مہدی اکمل ہے۔ اسی لئے وہ خلیفۃ اللہ ہے۔ عیسیٰ ابن مریم جو مہدی خلیفۃ اللہ کی بیعت کرے گا۔ اس میں یہی سر ہے کہ مہدی کا بروز زیادہ اکمل ہے کہ وہ دراصل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوگا۔ اور آپ خاتم الانبیاء تھے۔ اور اکمل الانبیاء اسی کا بروز بھی اکمل ہی ہوگا۔

یہ دو بروز تھے۔ علماء نے کیا ظلم کیا کہ ایک بروز کو تو انھوں نے مان لیا کہ مہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق اور نام پر ہوگا۔ لیکن عیسیٰ ابن مریم کی نسبت یہی تجویز کیا کہ وہی آسمان سے اتر کر آئے گا کسقدر تعجب کی بات ہے کہ کیسے ذہن متنزل ہو گئے ہیں۔ جو متناقض پیدا کرتے ہیں۔ اور نہیں سمجھتے ایک جگہ تو بروز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مان لیا۔ اس کا قائم مقام خلیفۃ اللہ بنگیا۔ مگر پھر یہ کیا ہوا کہ جو چھوٹا تھا اُسے خود کیوں آنا پڑا وہ مہدی جس کو افاضہ خیر دیا گیا ہے۔ جو اکمل ہے اُسکو بروزی رنگ میں لاتے اور مسیح ابن مریم کو اس کی بیعت کرانے کے واسطے خود اتارتے ہو۔ ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

جب ان سے پوچھا جاوے کہ تم ایک نبی کو اتار کر

الائمۃ من القریش

ہم کہتے ہیں کہ اگر اس حدیث کے وہی معنی قرار دیتے ہو تو چاہیئے تھا کہ سلطنت روم لوگ مدعی ہوتے۔

اگر پیشگوئی کے طور پر یہ نہ سمجھا جاوے۔ پھر جو کو خلیفۃ المسلمین قرار دیتے ہیں اس کے کیا معنی ہوئے بات یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کشفی طور دکھایا تھا کہ خلیفہ قریش سے ہونگے۔ خواہ حقیقی طور پر

مکتوبات احمد چھ جلدوں میں ہر جلد کی قیمت صرف ایک روپیہ۔ دفتر الحکم قادیان سے خریدیئے

بروزی طور پر جیسے دجال کا بروز بتایا۔ اسیطرح پر سلاطین مغلیہ وغیرہ بروزی طور پر قریش ہی ہیں۔ خدا نے جو عہد ان کو دیا۔ وہ اس سے متکفل رہے۔ جب تک خدا نے چاہا وہ سلطنت کرتے رہے۔ جب تک کوئی بروز کے مسئلہ کو نہیں سمجھتا یا اس پیشگوئی کی حقیقت کو سمجھ نہیں سکتا۔ اور آخر اس کو اس پیشگوئی کو جھٹلانا پڑیگا۔

جب اصل قریش میں استعداد نہ رہی اور اس قوم میں وہ استعداد پائی گئی۔ تو خدا نے وہ عہدہ اس کے حوالے کیا۔ یہی وجہ ہے کہ طبعاً سلطان روم کی متابعت اختیار کی۔ اور سچی محبت سے اس کو قبول کیا یہ تصنع اور بناوٹ سے نہیں ہوا۔ بلکہ دلوں نے فتویٰ دیا کہ وہ خادم حرمین الشریفین ہے۔ اظلالی امور ہمیشہ ہوتے ہیں اور ہونگے۔ یہ معنی ہیں

الائمۃ من القریش کے

غرض یہ دو نام ایک ہی شخص کے تھے۔ ایک کو افاضۂ خیر کا درجہ ملا۔ دوسرے کو دفع شر کا۔ افاضۂ خیر چونکہ بڑھ کر ہے اس کو دفع شر پر بزرگی دیجاتی ہے اس لئے اس حیثیت سے وہ خلیفۃ اللہ کہلایا بس جیسے مقابل پر دو خبیث بروز تھے۔ یہ خیر کے بروز تھے۔

اب اس کے متعلق میں ایک اور نکتہ بیان کر کے اس بیان کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ عیسیٰ کے نام میں دفع شر کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ احمد یا محمد کے نام میں افاضۂ [illegible]ر کا مفہوم ہے۔ نہایت ہی تعریف کیا گیا۔ تعریف [illegible] نام پر ہوتی ہے۔ جس کو خیر پہنچا وہ بے اختیار [illegible]یف کرے گا۔ حمد کرنے کے ساتھ لازمی طور پر منعم [illegible]یر ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام محمد [illegible]سے ہی تھا کہ وہ افاضۂ خیر ہے۔ جو خلق کی طرف کرتا ہے احمد منعم ہے اور محمد منعم علیہ ہے۔ اور عیسیٰ کے معنی ہیں بچایا گیا ہے۔ یہ تو دفع شر کی طرف اشارہ ہے یہی وجہ ہے کہ خدا نے دو قصہ یاد دلایا اذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ

اس قصہ میں پیشگوئی ہوئی ہے۔ اب میں اس کا بیان لمبا کرنا نہیں چاہتا۔ بس اسی پر ختم کرتا ہوں کہ مسیح اور مہدی در اصل ایک ہی شخص کے دو نام ہیں جو اس کی دو مختلف حیثیتوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو دفع شر اور افاضۂ خیر ہیں۔ افسوس ان علما پر کہ جنھوں نے افاضۂ خیر کے بروز کو مانا اور دفع شر کے بروز سے انکار کیا!!!

(الحکم جلد ۵ نمبر ۹ تاریخ تقریر ۲۵ فروری سنہ ۱۹۰۱ء)

## [illegible]میں محبت کرو
## [illegible] نہ کرو

۲۵ فروری سنہ ۱۹۰۱ء

اپنی جماعت کے لوگوں کو باہم محبت کرنے اور روحانی کمزوریوں [illegible]والے سے نرمی کا برتاؤ کرتے ہوئے اور اس درد دل کا اظہار کرتے ہوئے۔ جو آپ کو اپنی جماعت کی بہتری کے واسطے ہے فرمایا:

میں اپنی جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے میں سے کمزور اور کچے لوگوں پر رحم کریں۔ ان کی کمزوری کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ان پر سختی نہ کریں اور کسی کے ساتھ بد اخلاقی سے پیش نہ آئیں۔ بلکہ ان کو سمجھائیں۔ دیکھو صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان بھی بعض منافق آ کر مل جاتے تھے۔ پر حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے چنانچہ عبد اللہ ابن ابی جس نے کہا تھا کہ غالب لوگ ذلیل لوگوں کو یہاں سے نکال دینگے۔ چنانچہ سورہ منافقون میں درج ہے۔ اور اس سے مراد اس کی یہ تھی کہ کفار مسلمانوں کو نکال دینگے۔ اس کے مرنے پر حضرت رسول کریم نے اپنا کرتہ اس کے لئے دیا تھا۔

میں نے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ میں دعا کے ساتھ اپنی جماعت کی مدد کروں۔ دعا کے بغیر کام نہیں چلتا۔ دیکھو صحابہ کے درمیان بھی جو لوگ دعا کے زمانے کے تھے۔ یعنی مکی زندگی کے جیسی ان کی شان تھی ویسی دوسروں کی نہ تھی۔ حضرت ابوبکر جب ایمان لائے تھے تو انھوں نے کیا دیکھا تھا۔ انھوں نے کوئی نشان نہ دیکھا تھا۔ لیکن وہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور اندرونی حالات کے واقف تھے۔ اسواسطے نبوت کا دعویٰ سنتے ہی ایمان لے آئے۔ اسی طرح میں کہا کرتا ہوں کہ ہمارے دوست اکثر یہاں آیا کریں۔ اور رہا کریں۔ گہرا دوست اور پورا واقف بن جانے سے انسان بہت فائدہ اٹھاتا ہے۔ معجزات اور نشانات سے ایسا فائدہ نہیں ہوتا۔ معجزات سے فرعون کو کیا فائدہ ہوا۔ معجزات کے ہزاروں منکر ہوتے ہیں۔ اخلاق کا منکر کوئی نہیں ہوتا۔ طالب ہو کر اصلی اور جگری حالات کو دریافت کرنا چاہیئے۔ آریہ لوگوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اسقدر اعتراض کئے ہیں۔ اگر ان لوگوں کو آپ کے اصلی حالات اور اخلاق کریمہ کی صحیح خبر مل جاتی۔ تو یہ کبھی ایسی جرأت نہ کرتے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اخلاق کے دو پہلو دکھائے۔ ایک مکی زندگی میں۔ جبکہ آپ فاتح ہوئے۔ اور وہی کفار جو آپ کو تکلیف دیتے تھے۔ اور آپ ان کی ایذادہی پر صبر کرتے تھے۔ اب آپ کے قابو میں آ گئے۔ ایسا کہ جو چاہتے آپ انکو سزا دے سکتے تھے۔ مگر آپ نے لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر ان کو چھوڑ دیا۔ اور کچھ سزا نہ دی۔ ہمیں حضرت مسیح پر ایمان ہے۔ اور ان کے ساتھ محبت ہے۔ مگر یہ کہنے میں ہم لاچار ہیں کہ ان کو اپنے مخالفین پر قدرت اور طاقت نہیں ہوئی۔ اور ان کو یہ موقع نہیں ملا کہ دشمن پر قابو پا کر پھر اپنے اخلاق کا اظہار کریں۔ اور اگر ان کو یہ موقع ملتا۔ تو معلوم نہیں وہ کیا کرتے۔ سچا مسلمان وہ ہے کہ دوسرے کے ساتھ ہمدردی سے پیش آوے۔ میں دو باتوں کے پیچھے لگا ہوا ہوں۔ ایک یہ کہ اپنی جماعت کے واسطے دعا کروں دعا تو ہمیشہ کی جاتی ہے۔ مگر ایک نہایت جوش کی دعا جس کا موقع کبھی مجھے مل جائے۔ اور دوم یہ کہ قرآن شریف کا ایک خلاصہ ان کو لکھدوں۔ قرآن شریف میں سب کچھ ہے۔ مگر جب تک بصیرت نہ ہو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ قرآن شریف کا پڑھنے والا جب ایک سال سے دوسرے سال میں ترقی کرتا ہے۔ تو اپنے گذشتہ سال کو ایسا معلوم کرتا ہے کہ گویا وہ تب ایک طفل مکتب تھا۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور اس میں ترقی بھی ایسی ہی ہے۔ جن لوگوں نے قرآن شریف کو ذوالوجوہ کہا ہے میں ان کو پسند نہیں کرتا۔ انھوں نے قرآن شریف کی عزت نہیں کی۔ قرآن شریف کو ذوالمعارف کہنا چاہیئے ہر مقام میں سے کئی معارف نکلتے ہیں اور ایک نکتہ دوسرے نکتہ کا نقیض نہیں ہوتا۔ ہرگز زود رنج۔ کینہ پرور اور غصہ والی طبائع کے ساتھ قرآن شریف کی مناسبت نہیں ہے۔ اور نہ ایسوں پر قرآن شریف کھلتا ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ اس قسم کی تفسیر بنا دوں۔ نرا علم اور اعتقاد نجات کے واسطے کافی نہیں ہے۔ جب تک وہ عملی طور پر ظہور میں نہ آوے۔ عمل کے سوا کوئی قول جان نہیں رکھتا۔ قرآن شریف پر ایسا ایمان ہونا چاہیئے کہ یہ در حقیقت معجزہ ہے۔ اور خدا کے ساتھ ایسا تعلق ہو کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے جب تک لوگوں میں یہ بات پیدا نہ ہو جائے۔ گویا جماعت نہیں بنی۔ اگر کسی سے کوئی غلطی ہو کہ وہ صرف ایک غلط خیال کی وجہ سے ایک امر میں ہماری مخالفت کرتا ہے۔ تو ہم ایسے نہیں ہیں کہ ہم اس پر ناراض ہو جائیں۔ ہم جانتے ہیں کہ کمزوروں پر رحم کرنا چاہیئے۔ ایک بچہ اگر بستر پر پاخانہ پھر دے۔ اور ماں غصہ میں آ کر اس کو پھینک دے۔ تو وہ خون کرتی ہے۔ ماں اگر بچہ کے ساتھ ناراض ہونے لگے اور ہر روز اس سے روٹھنے لگے۔ تو کام کب بنے۔ وہ جانتی ہے کہ یہ ہنوز نادان ہے۔ رفتہ رفتہ خدا اس کو عقل دے گا اور کوئی وقت آتا ہے کہ یہ سمجھ لے گا کہ ایسا کرنا نامناسب ہے سو ہم ناراض کیوں ہوں۔ اگر ہم کذب پر ہیں تو خود ہمارا کذب ہمیں ہلاک کرنیکے واسطے کافی ہے ہم اس راہ پر قدم مارنے والے سب سے پہلے نہیں ہیں۔ جو ہم گھبرا جائیں کہ شاید حق والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کیا معاملہ ہوا کرتا ہے ہم جانتے ہیں کہ سنت اللہ کیا ہے۔ ہر ایک انبیاء پر کروڑوں اعتراض ہوئے۔ ہم پر تو ابھی نہیں ہوئے۔

بعض کہتے ہیں کہ جنگ احد میں آپ کو ستر تلواریں لگی تھیں۔ صدق کا نتیجہ ضائع نہیں ہوتا ابوبکر کی طبیعت تو کوئی ہوتی ہے کہ فوراً مان لے۔ طبائع مختلف ہوتی ہیں۔ مگر نشان کے ساتھ کوئی ہدایت پا نہیں سکتا۔ سکینت باطنی آسمان سے نازل ہوتی ہے تصرفات باطنی یکدفعہ تبدیلی پیدا کر دیتے ہیں۔ پھر انسان ہدایت پاتا ہے۔ ہدایت امر ربی ہے اس میں کسی کو دخل نہیں۔ میرے قابو میں ہو تو میں سب کو قطب اور ابدال بنا دوں۔ مگر یہ امر محض خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ ہاں دعا کی جاتی ہے

(باقی آئندہ)

[illegible]

## ہمارا وعدہ

ہمارا وعدہ تھا کہ ۲۱ کا پرچہ ۱۶ صفحے کا نکالا جائے گا۔ مگر افسوس تنگی وقت کی وجہ سے نہیں نکالا جا سکتا۔ شروع سال میں یہ کمی پوری کر دی جائیگی۔

(مینجر)

حیات النبی۔ حیات احمد۔ سیرت مسیح موعود دفتر الحکم سے خریدیئے

# میں کیونکر احمدی ہوا

جناب قاری غلام مجتبیٰ صاحب پنشنر ہانگ کانگ حال پریذیڈنٹ محلہ دار الرحمت

مینے سنا تو بچپن ہی میں تھا کہ ایک شخص نے غلام کا دعویٰ کیا ہے۔ مگر جب میں ملازم ہو کر ہانگ کانگ گیا تو وہاں مجھے ۱۸۹۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ازالہ اوہام ملی۔ میں نے اسے پڑھا۔ میرے ساتھ ایک اور شخص بھی شریک تھا۔ ہم دونوں پڑھتے اور غور کرتے۔ اور یہ کہتے تھے کہ اس شخص نے بہت بڑا دعویٰ کیا ہے پھر ۱۹۰۱ء میں مجھے درثمین کا ایڈیشن نمبرا ملا۔ اس میں اردو۔ اور فارسی نظمیں ملی جلی تھیں۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دعا مانگی ہے۔ جب ہم نے اس دعا کے ان الفاظ کو پڑھا ؎

آتش افشاں بر در و دیوار من
دشمنم باش و تباہ کن کار من

تو میں کہا کرتا تھا کہ اگر یہ سچا ہے تو زہے قسمت اور اگر یہ جھوٹا ہے تو اس نے جھوٹ میں بھی کمال کر دیا ہے۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ میرے ایک دوست نے جو کہ کھانے میں میرے ساتھ شریک تھے جھینگا مچھلی پکائی۔ فقہ کی رو سے میں جھینگے کو حرام سمجھتا تھا۔ اسلئے میں نے اپنے ساتھی سے ناراض ہو کر اپنے حصہ کی کھانے کی قیمت وصول کرلی اور اسے کہا کہ تم نے ہمارے کھانے کے برتن ناپاک کر دیئے ہیں۔

یہ جھگڑا بڑھتے بڑھتے جامع مسجد ہانگ کانگ کے امام کے پاس گیا۔ وہ پٹھان مولوی تھا۔ اسنے مولوی عبدالحی صاحب دہلوی کی ایک کتاب فتاویٰ مجھے دکھائی اور کہا کہ اس میں دیکھ لو۔ اس میں مختلف اقوال تھے۔ کسی نے اسے حرام لکھا تھا اور کسی نے حلال۔ کوئی مکروہ تنزیہہ کہتا تھا۔ اور کوئی مکروہ تحریمی۔ تب میں نے اس مولوی سے مخاطب ہو کر کہا کہ ہمیں تو ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو اسکو حرام یا حلال بتاتے۔ اسپر اس مولوی نے ایک قصیدہ نکالا۔ جس میں نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی تھی۔ اس کو پڑھ کر ہم نے یہ نتیجہ نکالا کہ عنقریب امام مہدی کا ظہور ہونے والا ہے۔ ایک دو سال کے بعد اسوقت سے میں اور میرا ساتھی دونوں عقلی بحثیں کیا کرتے تھے۔ اور چونکہ ہم ازالہ اوہام وغیرہ پڑھ چکے تھے۔ اس لئے میں تو حضرت مرزا صاحب کا طرفدار ہو جایا کرتا تھا۔ اسی دوران میں میرے ایک بھائی کی چٹھی مجھے ملی کہ حضرت امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام پیدا ہو گئے ہیں اور ہم نے ان کی بیعت کر لی ہے۔ وہ بڑے دعوے سے کہتے ہیں ؎

منم مسیح بہ بانگ بلند می گویم
منم خلیفۂ شاہے کہ بر سما باشد

اس کے جواب میں مینے اپنے بھائی کو لکھا کہ آپنے تو پہلے ایک پیر کی بیعت کی ہوئی تھی۔ اس کو چھوڑ کر انھیں کس طرح مان لیا؟ تو میرے بھائی نے جواب میں لکھا کہ پہلے کچھ نہیں جانتے تھے۔ ان کے پاس کچھ نہیں۔ یہی ایک شخص ہے۔

غالباً ۱۹۰۲ء میں میرے بھائی قاری غلام یسین صاحب میرے بال بچوں کو لے کر ہانگ کانگ آئے۔ بیس بائیس دن میرے پاس رہے اور پھر واپس چلے گئے۔ میں اگرچہ احمدی نہیں تھا۔ مگر ان کی تعظیم کرتا تھا۔ ان کے زمانہ قیام میں وہاں کے کسی مولوی نے ان سے بحث کرنے کی جرأت نہ کی۔

سنہ ۱۹۰۶ء میں میں رخصت لے کر لاہور آیا۔ اسوقت میرے دونوں بھائی قاری غلام یسین اور قاری غلام خثم صاحب احمدی ہو چکے تھے۔ انھوں نے ظاہراً تو مجھے تبلیغ نہ کی۔ مگر اشارۃً اور کنایۃً تبلیغ کرتے رہتے تھے۔

مثلاً کبھی کسی شخص کو سامنے بٹھا لیتے۔ اور قرآن شریف پڑھنے لگ جاتے اور اسطرح سے تبلیغ کرتے۔ میں نے ان کے پاس دو روز قیام کیا مگر میں اپنی نماز الگ پڑھتا رہا۔ دو روز کے بعد میں اور قاری غلام یسین صاحب اپنے گاؤں اسلام گڑھ ضلع گجرات کو گئے۔ راستے میں میں اپنے بھائی سے سوال کرتا تھا۔ وہ مجھے جواب دیتے تھے۔ مجھے اسوقت حق کی پیاس تھی۔ اسلئے اگرچہ ان کا جواب بعض وجوہ سے مجھے غلط معلوم ہوتا تھا۔ لیکن کسی ایک وجہ سے صحیح بھی معلوم ہوتا تھا۔ تو میں اس کو مان لیتا۔

گاؤں پہنچ کر مینے اپنا مکان بنوانا شروع کیا بھائی نے مجھے کتاب انجام آتھم دی۔ میں اسے پڑھتا رہا۔ جب میں اس مقام پہ پہنچا جہاں پہ حضرت صاحب نے دیگر علماء کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے تو میرے دل میں بڑی رقت پیدا ہوئی۔ مینے اپنے بھائی سے کہا کہ چلو قادیان چل کر حضرت مرزا صاحب کو دیکھیں۔ ہم دونوں بھائی وہاں سے چلکر لاہور پہونچے۔ لاہور سے دوسرے بھائی صاحب کو ساتھ لے کر ہم سب قادیان آئے۔ اسوقت مسجد مبارک ایک چھوٹی سی کوٹھڑی کی شکل میں ہوتی تھی۔ ہم مسجد مبارک میں بیٹھ گئے۔ اور حضور کا انتظا کرنے لگے جو کہ نماز کے لئے تشریف لانے والے تھے۔

**رویا** قبل ازیں مینے خواب دیکھا تھ میں مدینہ شریف میں ہوں۔ مسجد نبوی میں داخل ہوا ہوں۔ اور وہاں جھونکے ہوا کے مانند چل رہے ہیں میں ان جھونکوں کے ساتھ ہلنے لگ گیا۔ اسی ط ایک اور موقع پر مینے نفل پڑھتے ہوئے یہی حالت دیکھی تھی۔

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لا کر حجرے میں داخل ہوئے سب لوگ کھڑے ہو گئے تھے۔ میں دیکھ نہ سکا۔ لیکن جب سب لوگ بیٹھ گئے اس کمرے میں جس میں حضرت مسیح موعو اس نور کو جو روضہ مبارک میں نظر دیکھا۔ پھر لوگ حجرے کے اندر چلے کی کہ حضور بیعت کرنی ہے۔ حضو بھائی قاری غلام خثم کو بھی اسوقت میری بھی بیعت لی۔

بیعت کے بعد مجھے فرمایا کہ ح سناؤ۔ مینے حالات سنائے نہیں رہے کہ کیا سنائے تھے بیعت کے وقت حضرت مسیح تھے اور میں تھا۔ مگر وہ نور اپنی اسی حال دکھائی دیا جس حالت میں مینے کشف یا میں دیکھا تھا۔ تین دن تک ہمارا قیام اس کے بعد میں نے اجازت چاہی۔ حضو میں تشریف لے آئے۔ تقریباً پندرہ تشریف فرما رہے ہونگے۔ اس عرصہ میں خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ بھی آکر ایک بیٹھ گئے تھے۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے مسیح موعود علیہ السلام سے اجا اگر اجازت ہو تو میں بھی ان سے چ باتیں دریافت کروں۔ جب علیہ السلام اندر تشریف لے گ خلیفہ اول نے مجھ سے پوچھا کہ چینی خدا کو کیا کہتے ہیں۔ آسمان کو کیا کہتے ہیں پانی کو کیا کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ

اس کے بعد ہم اجازت لے کر چلے مکان پہونچکر مینے ایک خط لکھا جو میر قلبی کیفیت کا اظہار کرتا تھا۔ کہ حضور نے مجھے مو

میں کیوں یہاں آگیا ہوں۔ حضور کو دیکھنے ہمیشہ دل میں موجزن رہتی ہے

## مسیح موعود علیہ السلام
## الہامات کا پورا ہونا

۱۹۰۸ء میں آپ کے وصال کی خبر ملی جب میں ۱۹۱۰ء میں ہانگ کانگ واپس چلا گیا تو میں نے وہاں ر انگریزی اخباروں میں یہ بات شائع کر دی ر تمام پبلک کو بھی اس سے مطلع کر دیا۔ جامع ہانگ کانگ میں بڑے بڑے مسلمان مولویوں میری بحث ہوئی۔ قریباً تمام اقوام کے لوگ تھے۔ جب مجھ پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ وہاں ئے مولوی شیخ الاسلام میرے مقابل پہ ہوا۔

میں نے مسجد کے مولوی سے کہا کہ شیخ الاسلام کہ اس مسجد کا متولی ہے۔ اسلئے اس کو منصف ر کر لو۔ اور تم میرے ساتھ بحث کرو۔ شیخ الاسلام نے کہا کہ میرا نام لیا گیا ہے میں بحث کروں گا۔

ت کے وقت مخالف بہت سی کتابیں ے۔ مگر میں صرف قرآن شریف ساتھ تھا

چار باتیں سامنے رکھیں (۱) آیت ۔ (۲) صدی کے سر پر مجدد کا ہونا۔ ف وخسوف کا نشان جو مہدی کی (۴) وفات مسیح آیت فلما توفیتنی سے تو وہ لوگ عاجز تھے۔ مگر چونکہ کہ چونکہ تم نبی مانتے ہو۔ اور خاتم النبیین اور دیگر مذاہب کے بز.........

خصوصاً بابا نانک رح کو برگزیدہ تے ہو اسلئے تم کافر ہو۔ اور چونکہ اسلئے تمہارا مسلمانوں کی مسجد اور ان سے کوئی تعلق نہیں۔ میں نے مسجد میں کھڑے کہا: میں اقرار کرتا ہوں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ سولہ

ور مجھے کافر کہنے کا بدلہ تم بھگتو گے۔ ور انہوں نے یہ فتویٰ تمام لوگوں کے دستخط گورنر ہانگ کانگ کو بھیجا کہ یہ شخص مسجد ستان سے الگ ہونا چاہیے۔ کیونکہ یہ سرکاری جگہ نے بھی ایک چٹھی قادیان لکھی تھی۔ قادیان سے کو لکھا گیا۔ گورنر کو خط لکھنے کے معاً

پارٹیاں ہو گئیں۔ ایک میری ری مذہبی طور پر تو مخالف مگر مقدمہ کی ونگے۔

ن قادرت میرے خلاف فتویٰ دیا گیا تھا کہ اس کے اپنا حرام ہے۔ اور جس شخص نے انجام آتھم پڑھ تھا کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس طرح کہتے ہیں۔ تو میں روزہ [illegible] رے مکان پر آیا اور کہا السلام علیکم بور کا رہنے والا تھا۔ اس کا نام عنایت اللہ تھا۔ کہا وعلیکم السلام۔ میں اسوقت کھانا کھانے لگا تھا۔ مرغ بھنا ہوا تیار تھا میں نے کہا کھانا کھاؤ۔ وہ میرے ساتھ کھانے لگ گیا۔ اس نے کہا کہ میں اس واسطے آیا ہوں کہ شیخ الاسلام سیٹھ عبداللہ نے تمھیں کافر کہا ہے، اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنی چاہیئے

میں نے کہا کہ تم سب نے مجھے کافر کہا ہے اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنی چاہیئے میں نے کہا کہ تم سب نے مجھے کافر کہا ہے۔ اس نے کہا تم صرف یہ گواہی دینا کہ اس نے مجھے کافر کہا ہے ہم ایک وکیل کر لینگے۔ اور دعویٰ دائر کر دینگے۔ تمہارا کچھ خرچ نہیں ہوگا تم نے صرف گواہی دینا ہوگی۔

غرض مجھے ہائی کورٹ میں لے گئے اور رجسٹرار کے سامنے یہ شہادت دلوائی۔ بس اس کے بعد ان میں آپس میں مقدمہ بازی شروع ہو گئی

گورنر ہانگ کانگ نے ان کی درخواست کو کمشنر "فار آنڈینیز" کے پاس بھیجا۔ اس نے مجھے بلایا اور پوچھا کہ خاتم النبیین کے منکر ہو۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ اس نے کہا پھر جو کفر کی وجوہات بتائی گئی ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ تم مرزا صاحب کو امام حسین سے درجے میں بڑا سمجھتے ہو۔ میں نے کہا کہ یہ سچ ہے۔ پھر اس نے کہا کہ حضرت عیسے سے بھی بڑا سمجھتے ہو میں نے کہا کہ یہ بھی سچ ہے پھر تم اس کو خاتم النبیین نہیں سمجھتے۔ میں نے کہا کہ جو انسان ان دونوں سے بڑا ہے۔ مرزا صاحب اس کے ادنیٰ غلام ہیں۔ اور انھوں نے اس کی غلامی میں یہ عزت پائی ہے۔ اس نے کہا پھر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بہت ہی بڑا ہے؟ میں نے کہا ہاں بہت ہی بڑا ہے۔ اس نے کہا پھر وہ لوگ کافر کیوں کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ یہ ہے۔ کمشنر نے یہ بات گورنمنٹ آف انڈیا کو لکھی۔ گو آف انڈیا نے جواب دیا کہ جو کلمہ پڑھے وہ مسلمان ہے پس گورنر ہانگ کانگ نے USTICE OF PEACE کو بلایا (یہ خطاب شیخ الاسلام کا تھا) اور کہا کہ ہر جگہ ڈھنڈھو پٹوا دو کہ جو حقوق ہمارے ہیں وہی اس شخص کے بھی ہیں جو مرزا صاحب کو مانتا ہے

اسوقت میں نے کہا کہ سن لو۔ اور کان کھول کر سن لو کہ حضرت مرزا صاحب کا یہ الہام ہے انی مھین من اراد اھانتک اور میں تم کو بار بار سنا چکا ہوں کہ جو مرزا صاحب کی ہتک کرے گا۔ خدا اس کی ہتک کرے گا۔

چونکہ یہ واقعہ صرف ہانگ کانگ میں ہوا تھا اس لئے اسی زمانہ یعنی سنہ ۱۹۰۶ء صرف ہانگ کانگ ہی کے سمندروں میں زلزلہ آیا۔ اس زلزلہ میں کوئی طوفان نہیں اٹھا۔ ہزاروں آدمی مر گئے۔ اور جو جہاز ہانگ کانگ کے سمندروں میں تھے ان میں سے کوئی بھی نہ بچا۔ حضور علیہ السلام کے یہ الہامات بھی سن چکا تھا کہ

**کوئی مصنوعی خدا تمھیں نہیں بچا سکے گا۔**

یورپین لوگ کہتے تھے کہ
ہمارے سٹاف میں صرف یہ ہی سچا آدمی ہے

قاری غلام مجتبیٰ
پنشنر ہانگ کانگ
پریذیڈنٹ محلہ دارالرحمت قادیان

THE STAR HOSIERY WORKS L.T.D.
QADIAN

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ۔ قادیان

اعلان

تمام حصہ داران کمپنی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کمپنی کے حصہ داران کا دوسرا معمولی اجلاس عام مورخہ ۲۹ ۱۲/۴۴ کو نو بجے صبح کمپنی کے دفتر میں منعقد ہوگا۔ جس میں مندرجہ ذیل ایجنڈا برائے غور پیش کیا جائے گا۔

۱۔ اجلاس کے انعقاد کا نوٹس
۲۔ رپورٹ از ڈائرکٹران و پڑتال شدہ فرد حسابات
۳۔ ریٹائرڈ ہونے والے ڈائرکٹران کی جگہ نئے ڈائرکٹران کا انتخاب
۴۔ آڈیٹر کا تقرر و تعین معاوضہ

نوٹ

(الف) اس اجلاس میں صرف وہ حصہ دار شامل ہو سکیں گے جن کے ذمہ کمپنی کی کوئی قسط واجب الادا نہیں ہوگی۔ اسوقت تک کل مبلغ [illegible] فی حصہ کمپنی طلب کر چکی ہے۔ جن دوستوں نے یہ رقم پوری نہ ادا کی ہو وہ مہربانی فرما کر ارسال فرمائیں (ب) نئے ڈائرکٹران کے انتخاب کے لئے اگر کوئی حصہ دار کسی خاص دوست کو تجویز کرنا چاہیں تو ایسے اصحاب کے نام معہ دستخط تجویز کنندہ کمپنی کے دفتر میں ۲۷ ۱۲/۴۴ کے ۱۲ بجے دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں (ج) اگر کوئی حصہ دار خود شامل اجلاس نہ ہو سکتے ہوں تو وہ کسی اور حصہ دار کو بذریعہ تحریری مختار نامہ اپنا نمائندہ مقرر کر سکتے ہیں ایسے مختار نامہ پر ۲؍ کا رسیدی ٹکٹ چسپاں ہونا ضروری ہے والسلام (بحکم بورڈ آف ڈائرکٹرز) جنرل منیجر

# ناق احمد

## ت منشی محمد خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### حضرت منشی صاحب کا ایک مباحثہ

حضرت منشی محمد خان صاحب ی اللہ عنہ کے پاس ایک مشہور مولوی آیا۔ اس وقت ہمارے ں یہ طریق تھا کہ جس بھائی سے کوئی شخص گفتگو کرے تو تی دوست بولتے نہیں تھے۔ اسی اصول کے ماتحت یہ مباحثہ ضرت منشی محمد خان صاحب کے ساتھ شروع ہوا مباحثہ ات مسیح کے مسئلہ پر تھا

مولوی صاحب نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہی جسم سمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ محمد خان صاحب اس مولوی سے بہت نرمی سے گفتگو کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اگر آپ احادیث سے چوتھا۔ آسمان اور ہ دکھا دیں تو ہم مان لیں گے۔ محمد خان صاحب کی ی گفتگو سے بڑا رنج ہوا۔ ہم نے بعد میں جب وہ مولوی چلا گیا ن صاحب سے کہا کہ آپ نے بہت نرم گفتگو کی اور طریق اختیار کیا۔

آپ نے فرمایا کہ اگر میں اس مولوی کو فضیلہ کن ب دیتا تو وہ دل شکستہ ہو جاتا۔ اور میرے پاس نہ آتا۔ لیکن اب وہ کل پھر آئے گا۔ پھر فرمانے لگے رت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی یہی طریق ہے۔ کہ دشمن کو دل شکستہ نہیں کرتے۔ بلکہ آپ دلیر تے ہیں تا کہ اسے اور حوصلہ ہو جائے۔ کہ میں لوں۔ چنانچہ آپ کے خیال کے مطابق وہ مولوی آ گیا۔ اور بغل میں چند حدیث کی کتب دبائے ہوئے تھا۔ حضرت محمد خاں مجھے دیکھ کر مسکرائے مولوی صاحب نے ایسی احادیث پیش کیں کہ جن میں فع کا لفظ موجود تھا۔ آپ نے فرمایا مولوی صاحب

زندہ ۔ آسمان ۔ اور چوتھا

یہ عربی کے الفاظ میں دکھاؤ۔ یہ سن کر وہ مولوی بالکل ور پڑ گیا۔ اور جواب نہ دے سکا۔

### حضرت اقدس کی دعا پر ایمان

ایک دفعہ حضرت منشی محمد خاں صاحب پر ایک مقدمہ ہو گیا۔ ایک روز محفل گرم تھی۔ دوست بھی تھے اور مخالف بھی تھے۔ آپ نے بڑے جوش میں فرمایا کہ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس مقدمہ میں مجھے کامیابی ہو گی۔ آپ سب سننے والے گواہ رہیں۔ جب مجلس ختم ہوئی تو حضرت منشی محمد اروڑے خان صاحب نے فرمایا کہ آپ نے بڑی سخت غلطی کی جو ایسا غلط دعویٰ کر دیا۔ ان میں مخالف بھی تھے۔ آپ نے فرمایا منشی جی یہ بات نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میرا یہ بندہ میرا دامن پڑے گا۔ اور بغیر منوائے نہیں چھوڑے گا۔ میں تو سی لئے کہتا ہوں کہ مجھے شکست نہ ہو گی۔

(سید عزیز الرحمن)

---

# حکومت پنجاب اور جماعت احمدیہ

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ)

ہماری جماعت کے جو دوست میرے خطبات سنتے یا پڑھتے رہے ہیں انہیں معلوم ہوگا کہ احرار کے جلسہ کے تعلق میں جو نوٹس گورنمنٹ نے مجھے دیا تھا۔ اس پر مجھے یہ اعتراض تھا کہ جس سرکلر چٹھی کی بنا پر حکومت نے یہ نوٹس دیا ہے وہ میری طرف سے نہ تھی بلکہ ناظر امور عامہ کی طرف سے تھی۔ اور یہ کہ حکومت کا یہ طریق کہ ناظر کے ایک فعل پر خلیفۂ وقت کو نوٹس دے ایسی پیچیدگیاں پیدا کر دیتا ہے کہ آئندہ خلافت کا کام ناممکن ہو جاتا ہے نیز جبکہ دوسری کسی جماعت سے حکومت یہ سلوک نہیں کرتی کہ اس کے افراد کے افعال کو انکے رئیس کی طرف منسوب کرے اور اسے ان کا ذمہ دار قرار دے تو جماعت احمدیہ کے بارے میں اس استثنائی سلوک کے کیا معنی ہیں۔ اس بارے میں حکومت سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا ہے۔ جس کی طرف میں نے اپنے خطبات میں اشارہ بھی کیا تھا۔ سو اب جماعت کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ حکومت پنجاب نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ جاری شدہ سرکلر کی ذمہ داری امام جماعت احمدیہ پر عاید نہیں ہوتی۔ اور یہ کہ اگر حکومت کو نوٹس جاری کرتے وقت اس بات کا علم ہوتا کہ یہ سرکلر ناظر امور عامہ کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔ تو وہ امام جماعت احمدیہ کو نوٹس نہ دیتی کہ وہ اس سرکلر کو واپس لیں۔ بلکہ وہ اس شخص کو مخاطب کرتی جس کی طرف سے سرکلر جاری ہوا تھا۔ حکومت نے اس بات کو بھی تسلیم کیا ہے کہ جو سرکلر جاری کیا گیا تھا وہ حکومت کے نوٹس کے قبل ہی منسوخ کیا جا چکا تھا۔ اور یہ کہ اگر اسے اس منسوخی کا بروقت علم ہو جاتا تو پھر حکومت کی طرف سے کوئی نوٹس جاری ہی نہ کیا جاتا۔ اسی طرح حکومت نے اس امر کا بھی اظہار کیا ہے کہ اس نوٹس سے یہ مراد ہرگز نہ تھی کہ حکومت کے نزدیک امام جماعت احمدیہ نے سول نافرمانی یا کسی خلاف امن فعل کے ارتکاب کا ارادہ کیا ہے

حکومت پنجاب کی ان تسلی بخش چٹھیوں کے علاوہ نائب وزیر ہند صاحب نے مولوی عبد الرحیم صاحب درد امام مسجد احمدیہ لنڈن کو جنھیں میں نے اس معاملہ میں حکومت برطانیہ کو توجہ دلانے کے لئے مقرر کیا تھا ایک خط کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ حکومت ہند کی طرف سے انھیں یقین دلایا گیا ہے کہ حکومت پنجاب اور اس کے افسروں نے اس معاملہ میں جو کچھ کیا ہے اس کے کرتے وقت ان کے ذہن کے کسی گوشہ میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ وہ ایسا کام کریں جس سے جماعت احمدیہ کے جذبات کو جس کی وفاداری پورے طور پر مسلم ہے کسی طرح ٹھیس لگے۔ اور انھوں نے درد صاحب کو اس خط میں یہ یقین بھی دلایا ہے کہ حکومت کے اس فعل میں قطعاً کوئی غرض یا نیت نہ تھی کہ جماعت احمدیہ کی کسی قسم کی تحقیر ہو یا اس کے امام کے احترام میں کسی قسم کا فرق آئے

میں حکومت پنجاب کی ان چٹھیوں اور نائب وزیر ہند صاحب کے اس خط کی بنا پر یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ میرے خطبات کے اس حصہ کو جو حکومت پنجاب کے فعل کے خلاف احتجاج کے طور پر تھا اب طے شدہ سمجھا جائے۔

اس اعلان کے ساتھ ہی میں اس امر پر بھی خوشی کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ ہندوستان اور انگلستان میں بہت سے انگریز افسروں اور سابق گورنروں نے اس موقعہ پر ہم سے نہایت ہمدردی کا برتاؤ کیا ہے اور بعض نے پوری امداد کا وعدہ کرتے ہوئے اپنے جذبات اور اخلاص کا بڑے زور سے اظہار کیا ہے

مندرجہ بالا اعلان سے میری یہ مراد نہیں ہے کہ جن مقامی حکام نے ناواجب کارروائیاں کی ہیں ان کو یا جو اعتراض ہمیں پنجاب کریمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ سنہ ۱۹۳۲ء کے دائرہ استعمال پر ہے اس کو بھی طے شدہ سمجھا جائیگا لیکن یہ امور ایسے ہیں جیسا کہ میں اپنے خطبہ میں کہہ چکا ہوں کہ انھیں یا تو پرائیوٹ طور پر حکومت کے ساتھ یا کونسلوں کے ذریعہ بھی طے کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے ہمیں ان امور کے متعلق خاص نظام کے ماتحت جدوجہد کی ضرورت نہیں اصل سوال جس کے لئے جماعت کو فکر تھی یہی تھا۔ کہ امام جماعت احمدیہ کو خواہ نخواہ دق کیا جائے اور جماعت کے افسروں یا افراد کے افعال کو اس کی طرف منسوب کر کے اس کے کام میں روک ڈالی جائے۔ اور چونکہ یہ امر صفائی سے طے ہو گیا ہے۔ اس لئے باقی امور کے متعلق جماعت کو سردست کسی تشویش کی ضرورت نہیں۔

چونکہ بعض جماعتیں حکومت کے پاس اظہار ناراضگی کے ریزولیوشن بھجوا رہی ہے۔ انھیں بھی اس اعلان کے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے کہ اب چونکہ اس حصہ کا تصفیہ ہو چکا ہے آئندہ کوئی جماعت اس بارہ میں کوئی ریزولیوشن پاس نہ کرے اور نہ حکومت کو بھجوائے ہماری غرض کبھی بھی حکومت سے ٹکراؤ کی نہیں ہوئی۔ اور نہ ہم بے جا فخر کو پسند کرتے ہیں نہ کسی کی تذلیل چاہتے ہیں۔ اور نہ ہم اس بات کو جائز سمجھتے ہیں کہ حکومت کے وقار کو اسطرح گرایا جائے کہ اس کے لئے امن کا قیام مشکل ہو جائے۔ پس میں دل سے خوش ہوں کہ یہ معاملہ اسطرح طے ہو گیا ہے۔ اور میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے اس امر کا موقع عطا فرمایا کہ میں اپنی ساری توجہ اس حملہ کی طرف پھیر دوں جو دینی لحاظ سے سلسلہ احمدیہ پر کیا جا رہا ہے

اور میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اس دوسری جنگ میں ان وعدوں اور عہدوں کے مطابق جو وہ کر چکی ہے اور اس کام کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے جو ہمارے سامنے ہے ہر ممکن قربانی کرے گی اور ہر مطالبہ پر جو میں اس سے کروں گا بشاشت قلب سے لبیک کہے گی۔ اے خدا تو انھیں ایسا ہی کرنے کی توفیق دے

و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

**خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح**

۱۷ دسمبر سنہ ۱۹۳۴ء

## ایام جلسہ میں دفتر الحکم

دفتر الحکم ایام جلسہ میں صبح ۸ بجے سے لے کر رات کے ۹ بجے تک کھلا رہے گا۔ جن احباب نے سال آئندہ کی قیمتیں ادا کرنی ہوں وہ وہاں نقد ادا فرما کر رسیدات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح بقایا جات ادا کرنے والے دوست بھی اپنے بقا فرما سکتے ہیں

نیز دفتر الحکم کی مطبوعہ کتب بھی اس جگہ بآسانی مل سکتی ہیں۔ (مینیجر)

# وصایا

**نمبر ۳۷۲۵** منکہ مسماۃ نواب بیگم زوجہ چودھری فیض احمد صاحب قوم راجپوت بھٹی تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۲۶ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۴/۱۲/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

میری جائداد یہ ہے مہر ۳۰۰/- زیورات ۵۰۰/- قیمت کل ۸۰۰/- روپیہ

العبد نواب بیگم بقلم خود موصیہ گواہ شد فیض احمد خان خاوند موصیہ کاتب الفضل قادیان

گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن انور مولوی فاضل بوتالوی۔

**نمبر ۴۲۳۳** منکہ مسماۃ افتخار اختر بیگم زوجہ خان ظفر الحق خان اسسٹنٹ کمشنر قوم پٹھان عمر تقریباً ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۱/۹/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر غیر معجل جو اس وقت میرے خاوند کے ذمہ ہے مبلغ ۳۵۰۰/- روپیہ۔ میرے خاوند کو اختیار حاصل ہے کہ جو وقت وہ چاہیں یہ رقم ادا کر سکتے ہیں۔ میری دیگر جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ منقولہ جائداد میرا زیور جو تقریباً ۱۰۰۰/- کا ہے میرے مرنے پر جس قدر میری ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری دیگر آمدنی کوئی نہیں۔ العبد افتخار اختر بیگم ۲۱/۹/۳۴

گواہ شد فضل حق حکیم برادر حقیقی خاوند موصیہ گواہ شد خان ظفر الحق خان نور منزل بٹالہ

**نمبر ۴۲۳۱** مسماۃ عائشہ بیگم زوجہ محمد اسمٰعیل قوم کمہار عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۱۱/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ موجودہ جائداد حق مہر یکصد روپیہ کا مندرجہ ذیل زیور بنوا لیا ہے۔ تفصیل زیور حسب ذیل ہے۔ کانٹے طلائی ۲۸/- نامہ طلائی ۲۸/- پٹڑیاں ۱۶ روپیہ پھل طلائی ۲۸/- روپیہ کل یکصد روپیہ

العبد: عائشہ بیگم اہلیہ محمد اسمٰعیل نشان انگوٹھا گواہ شد محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ گواہ شد بقلم خود محمد اسحٰق دوکاندار

**نمبر ۴۲۱۱** منکہ مسماۃ اقبال بیگم زوجہ محمد امین قوم کشمیری بٹ عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان دار الامان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳/۱۲/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ یکصد روپیہ بذمہ میرے خاوند ہے اور ایک جوڑی کانٹے طلائی قیمتی [illegible] روپیہ ہے اور دس مرلہ زمین سفید واقع محلہ دار الرحمت قیمتی [illegible] اور نقد میرے پاس [illegible] روپیہ ہے کل رقم [illegible] کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

العبد اقبال بیگم بقلم خود گواہ شد:۔ محمد حسین ولد جواہر کشمیری گواہ شد:۔ محمد امین خاوند موصیہ متصل مسجد اقصیٰ

## ماہ دسمبر ۱۹۳۴ء کیلئے ۲۵ فیصدی رعایت

**فیض عام شربت فولاد** ایک نفیس مقوی اور مصفی خون شربت ہے اور عرصہ چھ سال سے عورتوں کی خاص امراض کے دور کرنے میں جو کمال اسے حاصل ہے۔ وہ اس کی ممتاز حیثیت ہے۔ چہرے کے داغ رنگت کا پھیکا پڑ جانا۔ حیض کی کمی یا بیشی سیپڑو کی درد۔ لیکوریا۔ اٹھرا اور ہسٹریا کے لئے بہترین مفید ہے۔ چنانچہ جناب چوہدری امیر محمد خان صاحب متعینہ آنریری مجسٹریٹ درجہ اول کوٹ قیصرانی تحریر فرماتے ہیں

"اگرچہ میری طبیعت اشتہاری دواؤں سے متنفر تھی۔ لیکن اشتہار الکیہ احمدی بھائی کی طرف سے اور احمدیت کے مرکز سے جاری شدہ تھا۔ اسلئے آپ کی خدمت میں شربت فولاد کو لکھا گیا۔ جو آپ نے فوراً بھیجدیا۔ مریضہ ہسٹریا کے مرض میں مبتلا رہتی تھی۔ خدا کے فضل و کرم سے مریضہ کو اب بالکل آرام ہے اور آپ کا فرمانا بالکل بجا ثابت ہوا ہے اور جو جو فوائد شربت مذکور بتلائے گئے تھے ویسے ہی پائے۔ مہربانی فرما کر ایک بوتل اور بذریعہ وی۔ پی روانہ فرمائیں"

قیمت فی شیشی بچاس خوراک دو روپے رعایتی ایک روپیہ آٹھ آنے۔ محصول ڈاک گیارہ آنے

**فیض عام میڈیکل ہال قادیان (پنجاب)**

## اغلاط

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ الحکم کے گذشتہ نمبر میں یعنی نمبر ۴۵ میں بعض ایسی خطرناک غلطیاں درست ہونے سے رہ گئیں جن کو دیکھ کر شرم آتی ہے احباب اپنے اپنے پرچوں میں ان کی اصلاح کر لیں

| صفحہ | غلط عبارت | درست عبارت |
|---|---|---|
| ۱ | حضرت کے مطالبات پر | حضرت کے مطالبات |
| | تو کی توجہ | قوم کی توجہ |
| ۷ | قد خللت | قد خلت |
| ۸ | یحرفون الکلم | یحرفون الکلام |

## نظم براہین احمدیہ حصہ پنجم

مولوی ابو الفضل محمود صاحب نے سالانہ جلسہ پر براہین احمدیہ کی دو نظمیں کتابی صورت میں شائع کر رہے ہیں۔ بہت خوشخط اور عمدہ کاغذ پر طبع کی جائینگی۔ ان کی غرض صرف تبلیغی ہے اس لئے ایک پیسہ قیمت رکھی گئی ہے۔ جو لوگ تبلیغی غرض سے تقسیم کرنا چاہتے ہوں وہ بذریعہ خط مولوی صاحب کو اطلاع دیدیں۔

ملنے کا پتہ

مولوی ابو الفضل محمود معرفت حافظ سلیم صاحب۔ قادیان

## گلدستہ مسکین

حضرت مسکین صاحب شیخ احمد حسین صاحب فریدآبادی مرحوم کے حقیقی بھائی ہیں۔ اپنے دن عزت اور مسکینی کے ساتھ بسر کر رہے ہیں ان کو تبلیغ کا بھی شوق ہے اور اخلاص سے اپنی دھن میں لگے رہتے ہیں علاوہ ازیں وہ قادیان کے غریب مہاجرین میں سے ہیں وہ گلدستہ مسکین کے نام سے اپنی نظمیں وغیرہ لکھتے رہتے ہیں۔ مسکین صاحب کے کلام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ہنسایا ہے۔ گو ان کا کلام معیار شاعری پر پورا نہ بھی اترے تو بھی انکی خریداری سے ایک غریب بھائی کی مدد ہو جاتی ہے اور بغرض ظرافت طبع کا بھی اس میں مواد مل جاتا ہے۔ اب انھوں نے گلدستہ مسکین حصہ پنجم و ششم شائع کیا ہے۔ احباب کرام سے الحکم سفارش کرتا ہے کہ احباب ان کے گلدستے کو خرید کر ان کی مدد فرمائیں

یہ گلدستہ جلسہ پر وہ خود پیش کر سکیں گے۔ یا مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ کے راستہ میں

**آشیانہ مسکین**

سے خرید سکتے ہیں۔

CENTRAL AHMADIYYA LIBRARY
QADIAN
No. ......
SADR ANJUMAN AHMADIYYA